15

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ

نومبر ۱۹۹۸ء

ماہنامہ العصر

پشاور پاکستان

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمٰن

Scanned with CamScanner

...عثمانیہ پشاور کا ترجمان

پشاور

ماہنامہ العصر

جلد نمبر ۲ — شمارہ نمبر ۱۱

...ادارت

سرپرست: شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ

پی ایچ ڈی مدینہ منورہ

...سئول: مفتی غلام الرحمٰن ، نائب مدیر: مولانا ذاکر حسن نعمانی

نومبر 1996ء (جمادی الثانی ۱۴۱۷ھ)

اس شمارے میں

ملک کی ناکام ترین حکومت کا خاتمہ	(صدائے عصر)	۲
محاسن القرآن (رب العالمین)	مفتی غلام الرحمان	۸
محاسن الحدیث	مولانا محمد حسن جان	۱۱
راہ اللہ میں قبولیت کی داستان	محمد عابد بٹ	۲۱
دار الافتاء (قران کی تلاوت کی نذر)	مفتی غلام الرحمان	۲۶
نشہ آور اشیاء کی حرمت	مفتی حفیظ الرحمان	۲۹
سودی معیشت	مفتی ذاکر حسن	۳۹
تبصرہ کتب	مفتی نجم الرحمان مردانی	۴۶

...بدل اشتراک

...ب : ۸ روپے

...اندرون ملک ۶۰ ″

...ن ملک : ۱۰ ڈالر

...ٹیلی فون

...ی فون: ۰۵۱-۲۷۴۵۶۱۱

...خط و کتابت

...عصر پوسٹ بکس ۱۲۰۹

...حیات آباد پشاور کینٹ پاکستان

ترسیل زر

...عصر اکاؤنٹ نمبر ۷۸۸۰

...الائیڈ بینک

...ی بمعہ روڈ پشاور صدر

پبلشر

...مفتی غلام الرحمٰن

...شاعت : جامعہ عثمانیہ

...حسن خان تھیٹر روڈ پشاور صدر

...احدت پرنٹرز پشاور

صدائے عصر

مدیر مسئول

ملک کی ناکام ترین حکومت کا خاتمہ

۵ر نومبر ۱۹۹۶ء کی رات پیپلز پارٹی کے منتخب کردہ صدر جناب فاروق احمد خان لغاری صاحب نے ضیاء الحق مرحوم کے بنائے ہوئے تلوار 58(2)B کو نیام سے نکالکر ملک کی ناکام ترین زنانہ حکومت پر چلاکر غریب عوام کو اطمینان کا سانس لینے دیا۔والحمد علی ذلک پیپلزپارٹی کے سینئر کارکن کے ہاتھوں حکومت کے خاتمہ سے اگر ایک طرف موصوف کی حب الوطنی، ملکی مفادات کے تحفظ اور با اصول شخصیت ہونے کی نشاندہی ہوتی ہے تو دوسری طرف یہ زنانہ حکومت کی برملا ناکامی کی بڑی دلیل ہے۔ صدر پاکستان نے یہ اقدام ایسے مرحلہ پر کیا جہاں اصلاح کی جملہ راہیں بند ہوئی تھیں اور اصلاح کی کوئی صورت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اقدام ارباب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں کے لئے غیر متوقع آیا۔

صدر پاکستان کا یہ اقدام گزشتہ اقدامات سے مختلف ہے۔ ضیاء الحق مرحوم اور غلام اسحاق خان کے اقدامات میں باہمی اختلاف اور نظریاتی بعد کا دخل زیادہ رہا۔ کیونکہ غلام اسحاق خان کوئی مسلم لیگی رکن نہیں تھے۔ بلکہ کرسی کی محبت وہ (آئی جے آئی) کے رکن ہوئے لیکن موجودہ صدر کی پیپلزپارٹی سے حددرجہ وفاداری کے باوجود یہ قدم اٹھانا حالات کی نزاکت کی نشانہ ہی کی دلیل ہے۔ اگرچہ صدر صاحب نے یہ قدم اٹھا کر اپنا منصب داؤ پر لگا دیا۔ کیونکہ حزب اختلاف سے یہ توقع نہیں کہ وہ صدر صاحب کو وہ مقام دیں جو پیپلزپارٹی میں اس کو ملا ہے۔ اور نہ پیپلزپارٹی والوں سے آئندہ آپ کے ساتھ کسی خیرخواہی کے رویئہ رکھنے کی امید کی جاتی ہے۔ لیکن ملک کے غریب عوام کے مفاد میں آپ نے جو قدم اٹھایا ہے۔ اگر نیت خالص ہو تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں سرخرو

...یں زندگی کا قابل فخر سرمایہ بن سکتا ہے۔ خدا کرے کہ معاشرہ کے مظلوم اور غریب عوام کی حالت سدھر کر ان کی دعائیں آپ کے حق میں کام آئیں ... کے صفحات میں پارٹی کے مقابلہ میں ملک و ملت کو ترجیح دینے کی قربانی تادیر یاد ... تاریخ کے

... زنانہ کی حکومت کے بارے میں روزاول سے ہمارا یہ موقف تھا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک کے مطابق "لن یفلح قوم ولو امورھم امرأۃ" یعنی وہ قوم ہرگز کامیابی نہیں پاسکتی جس نے اقتدار کی باگ ڈور عورت کے حوالہ کی

اس واضح اعلان کے باوجود پھر بھی زنانہ حکومت سے کامیابی کی توقع رکھنا اپنے ... دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ حب جاہ کے بعض شکاریوں نے ... توجہات شروع کیں۔ کسی نے حدیث کی ضعف کی راہ اپنالی اور کسی نے صدر ... اعظم کے منصب کے درمیان فرق کرکے وزیراعظم کے منصب کو مستثنیٰ کرنے کی ... کی۔ اور کسی نے اسلامی اور غیراسلامی حکومت کا شوشہ چھوڑا۔ اور بعض نے ضرورت کے تحت برداشت کی صدا لگائی۔ لیکن حالات نے ثابت کردیا کہ یہ تمام ... اور کمزور توجیہات کام نہ آئیں اور نہ ملک پر خاتون وزیراعظم کی نحوست کا ازالہ ... ہیں۔ آج دنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ زنانہ اقتدار کی وجہ سے ملک تباہی کے کس دھانے پہنچا تھا۔

... کمرتوڑ مہنگائی سے عوام زندگی کے بجائے خودکشی کو ترجیح دے رہے تھے۔ آئے ... بجٹ پیش کرکے عام ضرورت کی اشیاء کی نرخوں پر کنٹرول کرنا مشکل رہا ایک ... کے مطابق گزشتہ تین سالوں میں کسی نئی فیکٹری لگانا درکنا تین ہزار سے پانچ ہزار ... کارخانے بند ہوئے۔ لاکھوں مزدورں کی بے روزگاری کے علاوہ ہمیں ایک معمولی ... باہر سے منگوانی پڑتی۔ ملک میں صنعتی اور معاشی بحران کی وجہ سے برآمدات کے لئے ... پاس کچھ نہ رہا۔ اور ضروریات کی تکمیل کے لئے درآمدات پر ملکی دولت بیرونی ... منتقل ہوتی رہی۔ جس سے خزانہ خالی ہوکر ہمیں سال میں کئی مرتبہ سکہ کی قیمت کم ... کرنی پڑی۔ جس سے افراط زر پیدا ہوکر ملک دیوالیہ بن گیا۔ امن و امان کی یہ حالت تھی

که خود وزیراعظم کے بھائی کو اس کے دروازے پر بے دردی سے قتل کیا گیا۔ وزیراعظم
کے بھائی اور وفاقی وزراء کے رشتہ داروں کے قتل میں کسی پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہ
ہوئی۔ فرقہ واریت، لسانیت، سیاسی انتقام اور باہمی اختلافات سے قتل و مقاتلہ کا لامتناہی
سلسلہ ملک میں شروع ہوا تھا۔ جسکی وجہ سے آئے دن معصوم جانیں ہلاک ہو جاتیں اور
کوئی اس کے پوچھنے والا نہ تھا۔ ملک میں ہر طرف افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ خود
وزیراعظم کو اپنے بچوں کے تحفظ کا فکر لاحق تھا۔ جب چیف ایگزیٹو کو تحفظ نہ ہو تو ملک
کے کسی دوسرے باشندہ کو جان و مال کے تحفظ کی ضمانت کیسے دی جاسکتی ہے۔ ملک میں
ہر طرف لوٹ کھسوٹ جاری تھا۔

قومی اور صوبائی نمائندوں کو منڈی کے گھوڑے بناکر ان کے ضمیر خریدے جاتے
ان کی ناز برادریوں کے لئے ہر جائز و ناجائز مطالبہ پورا کیا جاتا۔ قومی امانتیں ان کے
ذریعے نیلام ہوتیں۔ کلیدی آسامیاں سیاسی رشوت کے طور پر دیکر نااہل لوگ ان پر فائز
ہوئے اور نیچے درجے کی نوکریاں ممبران اسمبلی کے جیب خرچ پورا کرنے کے لئے
فروخت ہوتی رہیں۔ حکام بالا کی فکر زر کی وجہ سے پوری سرکاری مشینریاں اپنے اپنے
جیب بھرنے میں مصروف تھیں۔ کرپشن معاشرہ کا ناسور بنکر ہر شعبہ میں صرف سرایت
نہیں بلکہ اپنی جڑیں مضبوط کر چکا۔ خود وزیراعظم کے سرتاج اور مرداول کو اس میدان
میں چیمپئن شپ جیتنے کا اعزاز ملا۔

اسلامی اقدار کی پائے مالی تو زنانہ حکومت کا اہم ہدف رہا۔ وہ مزموم عزائم کی
تکمیل کی راہ میں بڑی رکاوٹ دین و مذھب کو سمجھ رہی تھی۔ اس لئے دینی مدارس اور
مراکز آپکی حکومت میں خاص نشانہ بنی رہیں۔

مدارس کو حتی المقدور نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے اپنے دین کا خود تحفظ کرکے مدارس عربیہ کو ان کی شر سے محفوظ رکھا۔
انٹرنیشنل مسلم وومن گیمز کے نام سے اکتوبر کے آخری عشرہ میں روسی معاشرہ کی مادر
پدر آزاد بے حیا عورتوں کی ایسی برہنہ نمائش کی گئی۔ جس سے کسی باغیرت مسلمان کا
سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ اور سب سے بڑا ظلم یہ ہوا کہ اس کو "مسلم وومن" یعنی
مسلمان خاتون کے کردار کا نام دے کر اسلامی ثقافت کا جنازہ نکالا گیا۔ اگر چند مہینے زنانہ

...موقعہ مل جاتا۔ شائد آئندہ مقابلہ حسن اور عریانیت کے مقابلہ کے لئے بین الا...
...اسلام آباد کا انتخاب ہوتا۔

...کے وقار اور عظمت سے جس بے دردی سے کھیلا گیا شائد تاریخ میں مدتوں
...ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کون باہوش اور عقل رکھنے والا شخص
...کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئی کو جھٹلا سکتا
...ملعون قیادت کی نحوست نہیں تو اور کیا ہے؟ اس لئے صدر پاکستان کا یہ
...سے قابل تحسین ہے۔

...اقتدار و اختلاف کو ملکر اس کے بارے میں سوچنا چاہیئے کہ ایسی منحوس
...ملک کو ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھنے کے بارے میں فکر کرے ورنہ زنانہ
...کسی اسلامی جماعت کے ذریعہ کیوں نہ ہو ہمیشہ کے لئے رسوائی اور ذلت کا
...ہو سکتا ہے۔

...صاحب کا اگلا قدم کیا ہونا چاہیئے؟ اس کے بارے میں عوام دو قسم کی رائے
...سیاسی کھلاڑی اور ان سے وابستہ افراد انتخابات پر زور دے رہے ہیں تاکہ جلد
...سفید پوش جیب تراشوں کو میدان میں دوبارہ آنے کا موقعہ ملے۔ لیکن اگر
...نظام کے تحت دوبارہ تین مہینوں میں انتخابات ہوں تو اس سے عوام کی حالت
...مشکل ہے۔ بلکہ انتخابات کے سرکاری اخراجات اور ممبران اسمبلی کے انتخابات
...پر بے دریغ مالی اخراجات اٹھانے کے لئے عوام کو تیار رہنا پڑے گا۔ جس سے
...اور گرانی کے ایک اور لہر کا شکار ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ
...آدمی میدان میں آئیں۔ اور ملکی حالات سدھار لیں۔ بلکہ یہی کھلاڑی بھیس
...دوسری شکل میں ملک کے خزانوں پر قابض ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ ملک کا زمام اقتدار
...داروں کے ہاتھوں میں ہے جو کسی نہ کسی مشکل میں سرمایہ کے بل بوتے پر
...شریک ہوکر اپنے مقاصد پورے کرتے ہیں۔

...دوسری رائے معاشرے کے مظلوم اور مصیبت زدہ طبقہ کی ہے۔ کہ موجودہ نظام
...کی انتخابات کے بجائے احتساب پر توجہ چاہیئے۔
...موجودہ نظام میں قابل عمل اصلاح کرکے باکردار افراد کو آگے لانا ملک و قوم کے

حق میں زیادہ موزون رہیگا۔ کرپٹ اور نا اہل سیاستدان قوم کے سامنے ہیں ان کو سب
جانتے ہیں۔ ان کے ڈاکے اور چوریاں بھی کسی سے مخفی نہیں۔ آخر کار ان کو دوبارہ
مسلط کرنے کا موقعہ دینا کہاں کی جمہوریت ہے؟

جو بھی قومی دولت میں خیانت کا مرتکب پایا جائے اس کو مجرم قرار دے کر سیاسی
میدان کے دروازے صرف ان پر نہیں بلکہ ان کے خاندان کے جملہ افراد پر بند کرنا
ضروری ہے۔ ورنہ خود نا اہل ہو کر اپنا تازہ دم بیٹا یا بھائی کھیل کے میدان بھیجنے سے یہ
بیماری مزید بڑھ سکتی ہے۔

ملکی خزانہ میں کسی ادنی چشم پوشی عظیم خیانت کے مترادف ہے۔ جو دولت سرمایہ
داروں نے لوٹی ہے اس کو واپس کرانا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ اس لئے احتساب پہلے اور
انتخاب بعد میں نگران حکومت کا ہدف ہونا چاہئے۔ اس میں یہ ضروری نہیں کہ
احتساب کے لئے لمبی مدت ہو۔ بلکہ ملک کے چور اور لٹیرے معلوم ہیں۔ ان کی چوری
بھی متعین ہے بغیر کسی اثبات کے خود اقرار کر رہے ہیں۔ پھر احتساب کے عمل کو طول
دینا ناقابل فہم ہے۔ بلکہ یہ عمل صرف ایک مہینہ میں بھی پورا ہو سکتا ہے۔ احتساب کے
عمل میں کسی سیاسی یا گروہی امتیازات روا رکھنے سے اعتماد کی فضا بدل سکتی ہے۔ اس
لئے نگران کابینہ میں بااعتماد اشخاص کا انتخاب وقت کی ضرورت ہے۔ موجودہ کابینہ کے
چند اشخاص کی دیانت مسلم ہونے کے علاوہ کچھ لوگوں کی ماضی داغدار ہے۔ اچھے لوگوں
کی کمی نہیں۔ وہ میدان میں آکر صرف ملک و قوم کی خاطر خوف خداوندی کی وجہ سے
اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں قصور روا نہیں رکھیں گے۔ خدا کرے کہ یہ تجربہ کامیاب
رہے۔ اگر نیت خالص ہو تو کامیابی کے دروازے خود بخود کھلیں گے۔ والذین
جاھدو فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین۰

آئندہ نظام کیا ہونا چاہئے؟ شاید اس کے بارے میں مختلف تجاویز سامنے ہوں خود نگران
وزیراعظم اور صدر پاکستان یا دوسرے مقتدر اداروں کے ہاں کوئی راہ عمل متعین ہو۔
لیکن بحیثیت مسلمان خیرخواہی کا ہمارا ہی مشورہ ہے کہ دنیا کی تمام نظاموں سے لوگ تنگ
آچکے ہیں۔ ان میں سکون و چین کا نام نہیں پایا جاتا۔ اس لئے کسی دوسرے نظام کو تجربہ
کے طور پر آزمانے کے بجائے اللہ تعالی کے آفاقی وضع کردہ نظام حیات یعنی اسلامی نظام

[ور]نہ دوسرا نظام اپنانا خسارہ ہی خسارہ رہیگا۔

والعصر ان الانسان لفی خسر

غلام الرحمٰن عفی عنہ
۲۳/۷/۲۰۱۷ء

قارئین کرام سے دعائے صحت کی اپیل

[ح]ضرت استاذی و مرشدی جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب شیخ
[ص]در المدرسین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کچھ مدت سے اچانک فالج کے حملہ کی وجہ
[...]ک حضرت مفتی صاحب اکابرین کی نشانی ہیں دار العلوم حقانیہ کے روح رواں ہونے
[...]ے علماء اور فضلاء کے لئے مشکل مسائل میں مرجع ہیں ہزاروں فضلاء او مستفیدین
[...]ت اور مسائی آپ کی صحت سے وابستہ ہیں۔ جملہ قارئین العصر سے درخواست ہے
[...]وص اوقات میں حضرت مفتی صاحب کی صحت کیلئے دعا کریں۔
[اللہ] تعالی حضرت مفتی صاحب کو صحت کاملہ عاجلہ نصیب فرمائے۔ آمین

(ادارہ العصر)

[مجل]س شوری کے اجلاس کی کاروائی ان شاء اللہ آئندہ
شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

محاسن القرآن

سورۃ فاتحہ

مفتی غلام الرحمٰن

رب العالمین
(جو پالنے والا سارے جہاں کا)

"الحمد للّٰہ" سے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے لئے جملہ صفات کا ثبوت درحقیقت کائنات کی وحدانیت' قدرت کی ہمہ گیری اور وسعت کا دعوی تھا۔ جس پر اللہ تعالیٰ کی بڑی صفتیں بطور دلیل پیش کی گیئں جو

(ا) ربوبیت

(ب) رحمت

(ج) عدالت

ہیں۔ یہی سورت فاتحہ کا وہ نمایاں حصہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورت کا یہ حصہ صرف میرے لئے ہے۔ کیونکہ اس میں محض اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات تذکرہ ہورہاہے تاکہ معبود کی معرفت حاصل ہوکر درخواست پیش کرنے مین آسانی رہے۔

"رب العالین" کا یہ جملہ دو کلمات سے مرکب ہے یعنی مضاف (رب) اور مضاف الیہ (العالمین) دونوں ملکر صفت ربوبیت پر دال ہیں۔ "رب) کا اطلاق مالک "آقا" متصرف اور مدبر پر ہوتا ہے۔ چونکہ ان تمام معانی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی درست ہے کیونکہ وہی انہی مخلوق کے مالک آقا و متصرف اور عالم کے مدبر ہیں اس لئے کسی غیر اللہ کے لئے رب کا ستعمال مناسب نہیں البتہ جیزوی طور پر "رب الدار" "رب الیست" کہنے میں کوئی حرج نہیں یا مجازا" کہیں استعمال ہو۔ ایسا ہی کسی مخلوق کو "رب العالمین" کہنا بھی جائز نہیں یہ صرف اس ذات کا خاصہ ہے جس کا علم ذرہ ذرہ کو شامل ہے اور پوری کائنات میں اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

...ہی فرماتے ہیں کہ "رب" "تربیت" سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کا مدبر اور ...کرنے والا ہے۔ گویا "رب" اس ذات کا نام ہے۔ جو ہر چیز کو اس کی صلاحیت کے ...اس کی حد کمال تک پہنچائے۔

...یعنی "العالمین" "عالم" کی جمع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمام موجودات کو عالم کہا جاتا ...کیونکہ "عالم" کا نشانی پر اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ کائنات میں مثلا" ایک قلم کو دیکھتے ...ہی اس کے صانع کا تصور ذہن میں آتا ہے کہ قلم خود نہیں بنا بلکہ کوئی اس کا بنانے والا ...یا ہی اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو محسوس کرکے خالق کا تصور ذہن میں جم جاتا ہے یہاں ...انسان میں جستجو اور طلب کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ تاکہ وہ موجودات کے پیدا کرنے والے کو ...لے یوں کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا گواہ اور نشانی ہے۔

وفی کل شی لہ آیہ
تدل علی انہ واحد

...اس حقیقت کا اظہار مفرد سے بھی ممکن تھا۔ کیونکہ ماسوی اللہ کا کوئی فرد "عالم" کے ...سے باہر نہیں لیکن قرآن نے "العالمین" جمع کا لفظ لایا۔ تاکہ توصیف بیانی اور ثناخوانی ...کمال اور مبالغہ کا مظاہرہ ہو۔ بعض علماء نے "عالمون" کی تعداد 18 ہزار' 20 ہزار اور 80 ...ہزار صیغہ جمع لانے کے لئے توجیہ کی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوقات تک رسائی اور اس ...تعداد پر قول کرنا وحی کے بغیر ممکن نہیں یہ عقل کا کام نہیں مجردات یا آفاقی مخلوقات سے ...درکنار خود کرہ ارض پر بسنے والی مخلوقات پہچانے سے انسان عاجز ہے۔ اس پر کی گئی ...تحقیق نا مکمل ہے اور قیامت تک یوں رہیگی "وما اوتیتم من العلم الاقلیلا"

...ربوبیت:۔

...کے کئی میدان ہیں۔ والدین بچے کی تربیت میں خود تکلیف برداشت کرکے بچے کی ...اور فلاح سوچتے ہیں۔ استاد بھی شاگرد کی تربیت کرکے کسی اعلی مقام پر شاگرد کو دیکھنا ...ہے۔ پیر و مرشد بھی مریدین کی تربیت میں زندگی گزارتے ہیں۔ لیکن تربیت کے یہ تمام ...ناقص اور محدود ہیں اس میں ضروری نہیں کہ منزل مراد تک رسائی ہو۔ لیکن اللہ ...نظام تربیت ایک ہمہ گیر مسلسل نظام کانام ہے۔ جو شخص اور فرد کے بجائے پورے ...اور جنس کو شامل ہے۔ بلکہ پوری کائنات پر حاوی ہے اس کی تربیت کوئی خارج نہیں۔ ...نظام ہے جو فطرت کے کارخانہ میں ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار مطالعہ کرنے سے شاید

کوئی گوشہ کھل جائے ورنہ عقلمند لوگوں کا یہی شیوہ ہے کہ عمر بھر فطرت کے مطالعہ میں رہتے
ہوئے آخر کار یہی صدا بلند کرتے ہیں۔

ربنا ماخلقت هذا باطلا (ال عمران)

اے ہمارے رب تونے اس کو عبث نہیں بنایا۔

کسی دوسری مخلوق پر نظر ڈالنے کی بجائے اگر انسان خود ہم نوع کی تربیت پر سوچے کہ انسان
کامل بننے کے لئے کن کن مراحل سے اس کو گزرنا پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکی تربیت کیسے
کرتا ہے۔ شاید اتنی پہچان رب کی معرفت کا ذریعہ ثابت ہو پہلے تو انسان اپنی پیدائش پر غور
کرکے فلینظر الانسان مم خلق

اپنی پیدائش کا جائزہ کہ اس کی خمیر کس سے بنی ہے؟ رحم مادر میں نطفہ علقہ، مضغ اور عظام
کے مراحل سے گزر کر ایک حسین و جمیل بچہ کیسے بنتا ہے؟ پھر ناتواں اور بے بس بچہ کی
پیدائش پر اس کے جسم کی نشوونما اور ترقی کے لئے موزون غذا کا نظام کیسے مقرر کرتا ہے
جوان ہو کر حیوانیت اور درندگی سے نکلنے کے لئے ہدایت کی راہیں کیسے متعین کرتا ہے
عقلی دلائل وافر پیدا کرکے اوپر نیچے دائیں بائیں آگے پیچھے غرضیکہ ہر جانب دلائل کا ایک
جال بچھاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی نہ دیکھے تو "وفی انفسکم افلا تبصرون" سے خطوط کا
تعین ہوتا ہے۔ پھر انبیاء کے ذریعہ وحی بھیجکر راہ دکھاتے ہیں۔ تاکہ کہیں گمراہی کے دلدل
میں نہ پھنسے اور اشرف المخلوقات کے مقدس رتبہ کو داؤ پر نہ لگا دے۔ یہ تو انسان کامل کی
تربیت کی ایک جھلک تھی ورنہ کائنات کا ذرہ ذرہ "رب العالمین" کے مقررہ کردہ نظام کا تابع
ہے۔

العصر تمام مضامین کو بلاکم وکاست اور بغیر تبصرہ کے قارئین تک پہنچانا چاہتا ہے اور اہل علم
اور محققین حضرات کی طرف سے اس پر ٹھوس دلائل کے ساتھ تنقید کو قبول کرکے شائع
کرنے کا حامی ہے۔ کسی شائع شدہ مضمون کے ساتھ ادارے کا اتفاق ضروری نہیں۔
مقصد صرف تحقیق اور صحیح نتیجے تک پہنچنا ہوتا ہے۔ لیکن یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قرآن و
حدیث اور دینی قدروں سے متصادم مضمون کو بھی اس کے صفحات میں جگہ دی جائے۔

محدث کبیر مولانا حسن جان

...ب من قال ان الایمان ہوالعمل لقول اللہ تعالی و تلک الجنۃ التی اورثتموها بما کنتم تعملون

...ب میں چار مباحث ہیں ۔ مبحث اول امام بخاری اس باب میں کیا کہنا
...تے ہیں ۔ دعوی باب اور اس باب سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی غرض کیا ہے ۔
...را مبحث) اس بات کی گذشتہ باب کیساتھ اور کتاب الایمان کیساتھ کیا مناسب
...یسرا مبحث باب کی شرح ہے ۔ چوتھا مبحث اعتراضات اور جوابات میں ہے

...را مبحث کہ امام بخاری کیا کہنا چاہتے ہیں ۔ فرماتے ہیں کہ ایمان عمل کا نام ہے
...اعمال کا صدور تین اعضاء سے ہوتا ہے ۔ زبان دل اور دیگر اعضاء سے امام
...اری رحمۃ اللہ علیہ ان فرق ضالہ کی تردید کرتا ہے جو ایمان کو عمل نہیں کہتے ۔ ان
...ہ فرقوں میں سرفہرست مرجئہ ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ ایمان فقط تصدیق کا
...م ہے ۔ اعمال کی ضرورت نہیں ہے ۔ دوسرا فرقہ کرامیہ کا ہے ۔ ان کے
...یک ایمان فقط زبانی اقرار کا نام ہے ان کے ہاں بھی عمل کی ضرورت نہیں
...یونکہ زبانی اقرار کو عرف میں عمل نہیں کہتے ۔ تیسرا فرقہ **جھمیہ** کا ہے ۔
...ن کے نزدیک ایمان تو عمل کا نام ہے اس لئے اعمال ایمان میں داخل ہوں گے
...ایمان تو سراسر اعمال کا نام ہے ۔ تو امام بخاری ان سب لوگوں کی تردید کرتے
...ہیں جو اعمال کو ایمان سے خارج سمجھتے ہیں ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ احناف اور متکلمین

سے بھی مخاطب ہے کہ تم بھی اعمال کو ایمان میں داخل سمجھو ۔ متکلمین جواب دیتے ہیں کہ اعمال جوارح ایمان میں داخل نہیں ۔ جہاں ایمان کو عمل کہا گیا ہے تو مراد عمل قلبی ہے ۔ کیونکہ قلبی عمل کو عرف میں عمل نہیں کہتے ۔ دراصل امام بخاری کے زمانہ میں ان فرق باطلہ کا زور تھا ۔ اب فرقے موجود نہیں ہیں امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ میں بھرپور طریقہ سے ان کے عقائد تردید کی ۔ دوسرا مبحث باب کی مناسبت ماقبل باب کے ساتھ گذشتہ باب میں بھی یہ بات کہیں تھی کہ ایمان کے تین شعبے اعمال ہی ہیں ۔ ایمان مرکب ہے ۔ اس میں کمی اور زیادتی ہو سکتی ہے ۔ گذشتہ باب کے تین اعمال یہ ہیں ا ۔ شرک سے توبہ ۲ ۔ سلام کا جواب ۳ ۔ اداء زکواۃ اب اس باب میں امام بخاری رحمہ اللہ مبالغہ سے کام لیتے ہیں کہ ایمان تو نام ہی عمل کا ہے اس لئے اعمال بطریق اولی ایمان میں داخل ہوں گے ۔ گذشتہ ابواب میں جس دعوی کا اثبات ضمنا ہو رہا تھا اب اس کو صراحتا ثابت کر رہا ہے تیسری مبحث شرح حدیث ہے ۔ **باب فی اثبات قول من قال من العلماء ان الایمان هوالاعمل** اور تردید ان لوگوں کی جو اعمال کو ایمان میں داخل نہیں سمجھتے ، ایمان کسی کے نزدیک فقط تصدیق ہی کسی کے نزدیک صرف اقرار لسانی کسی کے نزدیک فقط معرفت ہی معرفت عام ہے اضطراری ہو یا اختیاری ۔ امام بخاری یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ایمان عمل ہی کا نام ہے اس کے لئے تین آیتیں قرآن مجید سے اور ایک مسند حدیث بطور دلیل پیش کرتے ہیں ۔ ایک دعوای کے لئے چار دلیلیں ذکر فرماتے ہیں پہلی دلیدل سورۃ زخرف پارہ ۵۲ کی آیت ہے "**وتلک الجنۃ التی اورثتموها بما کنتم تعملون**" نیک لوگوں سے کہا جائے کہ یہ وہی جنت ہے جو تم کو میراث کے طور پر تمہارے اعمال کے سبب عطاء کی گی ہے ۔ اور اس پر علماء کا اتفاق ہی کہ جنت ایمان کی وجہ سے ملتی ہے تو **بما کنتم تعملون** کا یہ معنی ہوا کہ **بما کنتم تعملون** ۔ کیونکہ ایک جنت کا داخلہ ہے اور ایک جنت کے اندر درجات کی تقسیم ہے جنت کا داخلہ ایمان کی وجہ

ہو گا اور جنت کے درجات اعمال کے موافق ملیں گے ۔ اور آیت میں جنت کی نسبت اللہ نے اعمال کی طرف کی ہے تو آیت کا یہی مفہوم نکلے گا **بما کنتم تعلمون** سے مراد **بما کنتم تعلمون** ہے ۔ اللہ تعالی ایمان کی تعبیر عمل یعنی "تعملون کیساتھ کی ۔ دوسری آیت یہ ہے **فوربک لنسئلنهم عما کانوا یعملون** ۔ ان سے ضرور ان کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا ۔ اس آیت کی تفسیر میں علماء کہتے ہیں ۔ عن قول لا الہ الا اللہ ۔ یعنی ان سے ایمان کے بارے میں باز پرس ہوگی ۔ اس آیت سے کفار کا بیان ہے کہ ہلاکت ہو جیو ان کفار کی جو قرآن مجید کو اپنے زعم کے تقسیم کرتے ہیں ایک کہتا ہے کہ سورۃ فیل میری اور عنکبوت آپ کی ۔ دوسری کہتا کہ سورۃ بقرہ میری اور سورۃ نمل تیری ہوگئی ۔ یہ ان کا قرآن کے ساتھ استہزاء تھا اللہ نے فرمایا **کما انزلنا علی المقتسمین ○ الذین جعلوا القرآن عضین** ۔ کفار سے اول پوچھ ایمان کی ہوگی فروع کی بعد میں اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ کفار سے اول ایمان کے بارے میں پوچھا جائے گا اللہ تعالی نے ایمان کی تعبیر یعملون کیساتھ کی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایمان عمل کا نام ہے علماء فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ کفار سے سب ہی چیزون کے بارے میں پوچھا جائے گا لیکن اس آیت میں کلمہ اور ایمان ہی کا ذکر ہے کہ ان سے ایمان کے بارے میں پوچھا جائے گا ۔ فرمایا و قال عدۃ من اهل اعلم ۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کفار مخاطب بالفروع ہیں یا نہیں ۔ جن علماء کے خیال میں کفار ایمان اور فروع دونوں کے مخاطب ہیں تو ان کے نزدیک کفار سے ایمان اور اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا ۔ بعض کے نزدیک کفار ایمان کے مخاطب ہیں ۔ یعنی ان سے صرف ایمان کا مطالبہ ہے اس لئے ان کفار سے ایمان کے بارے میں پوچھا جائے گا ۔ اصل یعنی ایمان نہ ہو تو فرع یعنی عمل کہاں سے آئے گا ۔ نماز کے بارے میں اسی وقت پوچھا جائے گا جب مومن ہو ۔ مومن نہ ھو تو نماز کیا فائدہ ہے ۔

Scanned with CamScanner

تیسری دلیل **لمثل هذا فلیعمل العملون** ان جنتوں کے لئے عمل... چاہیے کہ عمل کریں ۔ یعنی **فلیتمنو الامومنون** اس لئے کہ جنت کا... ایمان کی وجہ سے ہے ۔

تینوں آیات کا خلاصہ یہ ہوا کہ ایمان عمل کا نام ہے اور اس کے ساتھ... ضالہ مرجئہ ' کرامیہ ' اور جہمیہ کا رد ہو گیا ۔ آج کل ایسے فرقے موجود نہیں... لیکن ان باطل فرقوں کی باتوں کا وجود آج بھی ملتا ہے آج کل کے بعض لیڈروں... کی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ دل صاف ہونا چاہیے عمل کی ضرورت نہیں... حالانکہ قلب صفاء کی نشان نیک عمل ہے ۔ دل اندر سے صاف ہوگا تو خود بخود... نیک اور اچھے اعمال کا صدور ہوگا ۔ اگر ایک کمرہ کے اندر بلب روشن ہو... پورے کمرہ میں اس کی روشنی پھیلی ہوگی ۔ جس دل میں ایمان کی روشنی... صفائی ہوگی لازما اس کے پورے بدن میں ایمان کی روشنی نیک اعمال کی شکل... میں جگمگا رہی ہوگی ۔ لیکن جس آدمی نے اعمال کو چھٹی دے رکھی ہے کوئی... نیک عمل نہیں کرتا یہ اس بات کی نشان ہے کہ اس کا دل اندر سے کالا ہے... تو بالکل ایمان کی روشنی نہیں ہے یا مدھم ہے یعنی کمزور ایمان ہے۔ اس قسم کے... لیڈر گویا فرقہ مرجیہ سے ہیں ۔ بعض ایسے لوگ ہیں جو وحدت ادیان کے قائل... ہیں دنیا کے اندر رائج رتمام ادیان کے اندر ایک وحدت کے قائل ہیں ۔... ہندو ' سکھ ' مسلمان ' عیسائی ' یہودی ' عیسائی سب کا مقصد ایک یعنی خدا کو خوش کرنا ہے صرف اس دنیا میں اختلاف ہے مرنے کے بعد صرف روشنی ہی روشن ہوگی ۔ ہندو ' عیسائی وغیرہ اگر اپنے دین میں رہتے ہوئے اللہ کو خوش کردیا تو ٹھیک وحدت ادیان کا قائل ہے وحدت ادیان اس کو کہتے ہیں کہ تمام ادیان کا مقصد ایک ہے کہ خدا کو خوش کرو ۔ **اناللہ و انا الیہ راجعون**

مبحث چہارم ۔ اس میں دو اعتراضات کا جواب ہے پہلا اعتراض **و تلک الجنةالتی اورثتموها بما کنتم تعملون** کو میراث کیوں کہتے ہیں ۔

...ہوئی کہ مورث مر جائے اور وارث کو اس کی میراث مل جائے ...مرا ہے جس کی میراث ہمیں ملے گی ۔

...نے چار طرح سے دیا ہے ۔ حقیقت میں جنت آدم علیہ السلام ...والا کی میراث لوگ لیتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام مورث ہیں ...کی وارث ہیں ' جنت ان کے لئے پیدا کی گئی تھی ۔ اور ہم اولاد ...اس کو حاصل کریں گے ۔ دوسرا جواب جنت اور دوزخ دونوں ...اور کافر کا حصہ ہوتا ہے ۔ کافر کے کے حصے سے تعبیر میراث کے ...مورث کافر ہی اور مسلمان اس کا وارث ہے ہمارا دوزخ والا حصہ ان ...کو ملے گا ۔ اور کافر کا جنت والا حصہ مسلمان کو ملے گا ۔ مہمانوں کو ...والا مدعوین کے لئے کھانے کا بندوبست کرتا ہے جو غیر حاضر رہے اس ...حاضرین کھالیتے ہیں" یہ جواب حافظ بدرالدین عینی کا ہے ۔ پہلا جواب ...حجر کا تھا ۔

...جواب "قاضی بیضاوی نے دیا ہے ۔ جنت کو میراث اس لئے کہتے ہیں کہ ...کی زندگی کا سلسلہ ختم ہو جائے اور وہ کچھ چھوڑ جائے جو وارث کو ملے اسی ...دنیا کے اندر عمل کا سلسلہ ختم ہوا اس کے عوض میں ہمیں جنت مل گی ...ہے کسی آدمی کے مرنے ے بعد وارث کو کچھ ملتا ہے جیسے مورث کے ختم ...کے بعد وارث کو مال ملتا ہے اسی طرح جنت جب ملے ی جب عمل کا ...دنیا کے اندر ختم اور منقطع ہو جائے ۔

...جواب "مولانا بشیر احمد عثمان رحمہ اللہ نے دیا ہے ۔ اور ثموھا اپنی حقیقی معنی ...مستعمل نہیں بلکہ اس کا معنی ہے ملکموھا۔ یعنی تم اس جنت کے اپنے ...کے سبب مالک بنا دیئے جاؤں گے ۔ اس ملکیت سے تعبیر لفظ میراث کے ...اس لئے ہوئی کہ میراث کی وجہ سے وارث مکمل طور پر بلا شک و شبہ ...کے مال کا مالک بن جاتا ہے ۔ میراث میں کامل تملیک ہوتی ہے ۔ جس ...مال کی واپسی نہیں ہوتی ۔ شفعہ کا خطرہ نہیں رہتا ۔ اس میں اقالہ نہیں ہوتا

Scanned with CamScanner

۔ ایسی ملکیت پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا ۔ یا ایک مستحکم ملکیت ہے ۔ اگر آپ
کسی سے گئے خریدیں تو اس میں احتمال ہے کہ کوئی اس پر اپنی ملکیت کا دعوی
کر بیٹھے ۔ آپ نے کسی سے زمین خریدی تو شفعہ کا احتمال رہتا ہے یا کوئی اور
چیز خریدی تو دونوں طرف سے مال اور بیعہ واپس کرنے کا احتمال رہتا ہے لیکن
میراث میں کامل اور مستحکم تملیک ہوتی ہے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کامل
اور مکمل اور مضبوط ملکیت سے تشبیہا میراث کے ساتھ تعبیر کی ۔ اس طرح
جنت کی ملکیت میں دوام اور بقاء ہے اسی لئے جنت کو میراث ہا ۔

دوسرا سوال :۔ آیت سے معلوم ہوا کہ جنت عمل کا عوض ہے ۔ لیکن بخاری
شریف ہی کی حدیث ہے کہ **لن یدخل احد کم الجنتہ عملہ** ۔ **قیل**
' لا انت یا رسول اللہ قال و لا انا الا ان یتغمدنی اللہ بفضل
منہ اس حدیث اور آیت کا بظاہر تعارض ہے اس لئے کہ ان حدیث سے معلوم
ہوا کہ جنت عمل کا عوض نہیں ۔ یہ اللہ کے فضل سے ملے گی ۔ جواب دو
طرح سے ہے ۔ ا ۔ آیت میں جنت کے دخول کی نسبت عمل کی طرف ظاہرا
ہے یعنی عرفا اور ہوا ۔ حدیث میں جو نفی ہے کہ جنت عمل کا عوض نہیں یہ با
عتبار حقیقت ہے ۔ اگر کوئی شخص اپنی تمام نمازوں کو جمع کر لے تو کیا ان
نمازوں کے عوض کوئی آپ کو حیات آباد میں بنگلہ حاصل کر سکتا ہے ساٹھ ستر
سالہ عبادت کے عوض کوئی آپ کو ایک بنگلہ کیا معمولی قسم کا مکان دینے کو تیار
نہیں ہوتا ۔ ہمارے ریا بھرے اعمال کی کیا حیثیت ہے کیا پدی اور کیا پدی کا
شوربا ان معمولی اعمال کی وجہ سے دنیا کئی گنا بڑی جنت عوض میں لے جنت کیا
ہے ۔ خلود بلا فناء و شباب بلا شیبتہ و دوام بلا عدم و صحہ بلا مرض و سرور بلا
حزن و فرح بلا غم و حیاۃ بلا موت بغیر فنا کے ہیشگی بغیر بڑھاپے کے جوانی ۔ دوام
بلا عدم ، صحت بغیر مرض ، خوش بغیر غم کے اور زندگی بغیر موت کے جنت کی
حقیقت ہے جنت کیا ہے آدھی خدائی ہے یہ حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ
کا مقولہ ہے اس کی تشریح یہ ہے کہ اللہ کی ایک صفت یہ ہے کہ جو چیز پیدا

پیدا کرسکتا ہے ۔ دوسری صفت یہ ہے کہ جو چیز حاضر کرنا چاہے
سکتا ہے ۔ تو جنتی کسی چیز کو پیدا تو نہیں کرسکتا لیکن جب چاہے اور
کے بارے میں چاہے وہ اس کے سامنے حاضر ہو جایا کرے گی ۔ **و**
فیھا ماتشتھی انفسکم و لکم فیھا ماتدعون ۔ ایک پرندہ
نظر آیا دل میں اس کا گوشت کھانے کا خیال آیا فورا وہ پرندہ تیار خوان
سامنے حاضر ہو جائے گا ۔ لیٹے لیٹے خیال آیا کہ اس درخت کا پھل
فورا وہ پھل منہ کے قریب آجائے گا ۔ بس کھانے کی دیر ہوگی ۔ جنت
وں کا ہم تصور نہیں کر سکتے ۔

کسی نے سوال کیا کہ جنت میں نسوار ہوگی یا نہیں ۔ نسواریوں کے
اہم سوال ہے ۔ میں نے کہا وہاں نسوار نہیں ملے گی ۔ حالانکہ **و لکم**
فیھا ما تشتھی میں ما عام ہے ۔ اس لئے کہ جنت میں سلیم الطبع لوگ
گے ۔ جن طبیعتوں میں گندگی ، گجروں یا کوئی عیب ہوگا اس کو اللہ نکال
گے ۔ نسوار کا تقاضہ طبیعتہ سلیمہ کا تقاضہ نہیں ۔ جیسے لڑکے کے ساتھ
کی خواہش کسی کے دل میں نہیں آئے گا ۔ یطوف علیھم ولدان مخلدون
کے لئے خوبصورت لڑکے ہوں گے باوجود اس کے آدمی کی یہ خلاف
خواہش نہ ہوگی کیونکہ فطرت سلیمہ کے خلاف ہے ایسی قسم کی خواہش
اور گندگی کی خواہش ہے ونزعنا ما فی صدورھم من غل ۔ دنیاوی عیوب
نکل جائیں گے ۔ اس لئے میں نے قیاس کرکے کہا کہ جنت میں نسوار
کی خواہش ہی پیدا نہیں ہوگی ۔ رہا یہ سوال کہ چائے ملے گی یا نہیں
کا بدل موجود ہے ، اللہ نے ٹھنڈا اور گرم مشروب پیدا کیا ہے شاہ عبدالقادر
نامہ میں فرماتے ہیں کہ گرم مشروب چائے کا بدل ہوگا ۔ چائے تو حضور
زمانہ میں نہیں تھی لیکن شاہ صاحب نے ایسی بات کہی ہے **ویسقون فیھا**
کاسا کان مزاجھا زنجبیلا ۔ خوشبودار سونٹھ ملی شراب مدینہ منورہ
کی طرح ایک میٹھی سونٹھ ملی ہوئی ڈش ملتی ہیں جس کو **ثعلب** کہتے

ہیں کھانے کے بعد طبیعت کو بڑی فرحت ملتی ہے جیسے خوراک کی بعد سیون اپ
وغیرہ پینے سے جو فائدہ حاصل ہوتا یہ زنجبیل جنت میں گرم اور ٹھنڈی مشروب
کا قائم مقام ہوگا علاوہ ازیں جنت میں چائے کا مطالبہ طبقہ سلیمہ کے خلاف نہیں
ممکن ہے مطالبہ پر چائے مل جائے توجیہ ۔ آیت اور حدیث کے تضاد کی یہ ہے
کہ انسان جو نیک عمل کرتا ہے یہ اللہ کی توفیق اور فضل ہے آیت کے اندر
جنت کے داخلہ کی نسبت اعمال کی طرف درست ہے کیونکہ نیک عمل کی توفیق
اللہ کا فضل ہے اس لئے آیت میں بھی نسبت اللہ کے فضل کی طرف ہوئی ۔
دوسرا جواب آیت اور حدیث کے تعارض کا یہ ہے کہ **بما کنتم** میں با
سببیت کے لئے نہیں بلکہ با مقابلہ کی ہے اور حدیث میں جو فرمایا کہ **لن**
یدخل احد کم الجنة عمله یہ سببیت کے لئے ہے اس جواب کا
حاصل یہ ہے کہ عمل جنت کا سبب نہیں بلکہ جنت کے داخلہ کے لئے عمل اک
بہانہ اور ظاہری علامت ہے ۔ یعنی جنت عمل کے مقابلے میں آگئی ۔ اسکی مثال
کہ کوئی دریا سے خوب صورت مچھلی پکڑ کر بادشاہ کے پاس لائے اور بادشاہ اس
کو مچھلی کے بدلے دو لاکھ روپے عطا کردے بادشاہ کی یہ عطاء اس مچھلی کی قیمت
نہیں اور نہ مچھلی دو لاکھ کا سبب ہے بلکہ بادشاہ کی طرف سے بطور انعام یہ دو
لاکھ مچھلی کی وجہ سے دے دیئے ۔ اگر مچھلی نہ ہوتی تو بادشاہ جو انعامات تقسیم
کرتا ہے شاہی انعام کبھی بھی کھیلوں میں اچھی کارکردگی کا عوض نہیں ہوتا بلکہ
کھیل میں کھلاری کی اچھی کار کردگی بادشاہ سے انعام کے حصول کا اک ذریعہ اور
بہانہ بن جاتا ہیں سبب اور مقابلہ میں یہ فرق کا ہے کہ سبب بمنزلہ لہ دلیل
ہوتا ہے ۔ اور سبب اس کا مدلول اور دعوی ہوتا ہے عمل دلیل جنت نہیں
کیونکہ اللہ بلا عمل بھی جنت میں داخل کرے گا ۔ تو حدیث میں اس کی نفی
ہوئی اور آیت میں **بما کنتم** کی با مقابلہ کے لئے ہے ۔ نہ کہ سببیت کے
لئے اور مقابلہ کا معنی یہ ہے کہ عوض کسی شی کے مقابلہ میں ہو لیکن وہ شی
دلیل نہ ہو ۔ دراصل ہمارے اعمال اجنت کا بہانہ ہیں ۔ مجھے تو یقین ہے کہ

حدیث تک پہنچ گئے تو یہی جنت ہے ۔ مجھے درس حدیث جنت کے
نظر نہیں آتا یہ میرا عقیدہ ہے،جب اللہ نے دنیا میں جنت دے دی
بھی دین گے ۔ اس درس حدیث سے بہتر اور مبارک کام اور پیشہ
نہیں ۔ مجھے تو اگر کوئی افغانستان اور پاکستان کی حکومت درس بخاری
دینا چاہے تو میں بخاری پڑھانا چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اس میں

معلوم ہو گئی کہ اللہ بلا اعمال بھی جنت میں داخل کریں گے ۔ مثلا
کے بچے جو فوت ہو گئے ہیں یہ بغیر کس عمل کے جنت میں جائیں گے
عمل کی کیا حیثیت ہے یہ تو بالکل اس قابل نہیں کہ ان کی وجہ
چلے جائیں ۔ مجھے تو قبر نے تصور سے بڑا خوف آتا ہے کل ہی کی
قبر کے تصور اور خوف سے نیند اڑ گئی ۔ لیکن ایک امی اور ان پڑھ
قبر کی مثال دں کہ ایک مرتبہ ہم ماں کے پیٹ میں تھے ۔ وہاں سے
دنیا کے پیٹ میں ائے ۔ ہمیں نہ ماں کے پیٹ کے اندر تکلیف محسوس
پیٹ سے نکلتے وقت ۔ اس طرح اللہ کی ذات سے امید ہے کہ قبر کا
بھی اچھی طرح زندگی گزر جائے گی ۔ اس کی یہ بات مجھے بڑی پسند
بڑی تسلی ہو گئی ۔ اللہ تعالی قبر کی سختی کو مسلمان کے لئے ماں کے
طرح آسان فرماویں گے ۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ قبر کا ضغطہ جو ہے
مثال ہے کہ ماں ماں اپنے پیارے بچے کو گود میں اٹھا کر دونوں ہاتھوں
اس کو دباتی ہے ۔ کبھی اس کو گرمی پہنچانے کے لئے اور کبھی محض پیار
ہے۔ اس دبانے میں وہ ماں کس قدر لذت محسوس کرتی ہے ۔ اس کے
کافر اور بدعمل کو اسطرح دبوچے گی کہ متقابل کی پسلیاں ایک دوسرے
کر چور ہو جائیں گی قبر کا ضغطہ ہر ایک کو ہوگا ۔
حدیث کی طرف حضورؐ سے پوچھا گیا ای العمل افضل کونسا عمل افضل
الایمان باللہ و الرسول ۔ ایمان کو عمل کیا گیا ۔ باب کا عنوان ثابت

ہو گیا ۔ اسی طرح کرامیہ ، جہمیہ اور مرجئیہ کا رد ہوا جب ایمان مجموعہ ہوا تو عمل
عمل کے اندر داخل ہوتا ہے ۔ ایمان مجموعہ اعمال ہے ۔ بعض اعمال قلبی ہیں
بعض لسانی اور بعض بدنی ہیں ۔ **ثم ماذا قال الجهاد فی سبیل الله**
ایمان کے بعد بہتر عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے **قیل ثم ماذا قال حج مبرور**
جہاد کیوں بہتر عمل اس لئے کہ جہاد سے دین کی بقاء ہے اور دین کی اشاعت
ہوتی ہے بقاء کے بعد دوام حج میں ہے ۔ حج کی صفات میں لکھا ہے کہ حاجی
اللہ مرتد ہونے سے بچاتے ہیں ۔ حج میں ہر رنگ اور نسل کے لوگ نظر آئیں
گے ۔ آپ حیران ہو جائیں گے کہ ایمان کا خزانہ تو اطراف عالم میں پھیلا ہو
ہے آپ کا تھوڑا ایمان بہت زیادہ ہو جائے گا ۔ جس کی وجہ سے مرتد ہو
سے بچ جائے گا ۔ ایمان کے بعد جہاد فی سبیل اللہ بہتر عمل ہے ۔ تبلیغی جماعت
والے کہتے ہیں کہ ایمان کے بعد تبلیغ ہے ان کا قول اس وقت صحیح ہوگا جب
تبلیغ کو جہاد فی سبیل اللہ کی ایک نوع ٹھہرایا جائے جس طرح جہاد بالسیف
اس طرح جہاد باللسان بھی ہے ۔ تبلیغ جہاد کا مقدمہ ہے ۔ جہاد کیا ہے **بذل
الجهد لاعلاء كلمة الله فى مقابلة اعداء الله** کے کلمہ کو بلند
کرنے کے لئے دشمن کے مقابلہ میں کوشش کرنا ۔ یہ تعریف تبلیغ کو بھی شامل
ہے کیونکہ اس تبلیغ کی وجہ سے کافر مسلمان بن گیا اور بد عمل نیک عمل بن گیا
۔ فاسق متقی بن گیا ۔ بے طلب طالب علم بن گئے ۔ بڑے اچھے نتائج
سامنے آئے ۔

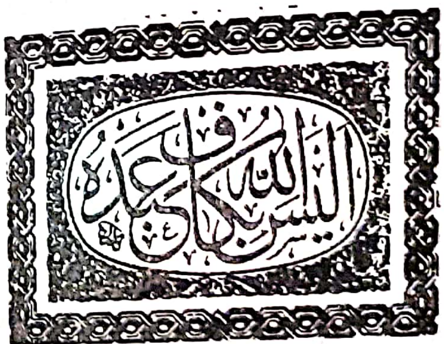

محمد عابد بٹ سے انٹرویو

ملاقات : آفتاب عالم متعلم درجہ رابعہ جامعہ عثمانیہ

صاحب فلم، ٹی وی اور سٹیج کے مشہور اداکار اور فنکار رہ چکے ہیں۔ اس حوالے
صرف پاکستان تک محدود نہیں بلکہ بین الاقامی سطح پر بھی وہ ایک نامور اور جانی
اور انٹرنیشنل لیول پر پاکستان کے ثقافتی شو منعقد کرتے رہے۔ موصوف
سکرین اور سٹیج کی دنیا سے وابستہ رہے اور اس حوالے سے ہزاروں لوگ

رب العزت کو کچھ اور منظور تھا۔ خداوند قدوس نے دستگیری فرماتے ہوئے انہیں
اور فکر آخرت والے راستے پر ڈال دیا۔ اور اب جماعت کے ماحول میں دین
کماتے ہوئے زندگی کے بقیہ ایام کو ذخیرہ آخرت بنانے میں مصروف عمل ہے۔
عابد بٹ صاحب بائیس دن کی تشکیل پر پشاور تشریف لائے۔ پشاور یونیورسٹی میں
دوران ان سے کچھ سوالات کئے گئے۔ جو قارئین "العصر" کی دلچسپی کے لئے پیش

نام، خاندان، علاقہ اور عمر؟
نام محمد عابد بٹ ہے۔ میرے والد کا نام غلام احمد اختر، ہمارا علاقہ سرینگر ہے۔ لیکن
میں پیدا ہوا۔ میری عمر دو سال اور چھ مہینے ہے۔ اس سے پہلے جو زندگی گذری وہ
ہے میں اسے دھرانا نہیں چاہتا۔ (موصوف کو تبلیغی جماعت میں لگے ہوئے دو سال
ہوئے ہیں)
آپ کی سن پیدائش کیا ہے؟
چل رہا ہے۔ میری پیدائش کا سن ہے۔ اعتکاف میں اللہ تعالیٰ نے جو میرا رخ موڑا
اپنی زندگی سمجھتا ہوں بقیہ میں نے ساری کی ساری ضائع کی۔
آپ کی ابتدائی زندگی اور تعلیمی ادوار؟

نے دنیاوی طور پر بہت علم حاصل کیا۔ میں نے جنرل ازم (صحافت) میں ایم اے کیا لیکن اب پتہ یہ چلا کہ اصل علم تو اللہ کا ہے وہ آجکل میں سیکھ رہا ہوں۔ اور جماعت والے مجھے سکھا رہے ہیں۔ اور جتنا مجھے آتا ہے وہ میں آگے جاکر لوگوں کو سکھانے کی کوشش کرتا ہوں۔

سوال : آپ کی ابتدائی تعلیم کہاں ہوئی؟

جواب : میری ابتدائی تعلیم عیسائیوں کے سکول میں تھی اور گرائمر سکول میں میں پڑھا کو۔ایجوکیشن (CO-Education) تھی۔ میرے والد صاحب سیکرٹریٹ میں ڈپٹی ہوم سیکرٹری تھے۔ جب میں دنیاوی تعلیمی سے فارغ ہوکر سڑک پر کھڑا تھا تو ایک شخص میرے پاس آیا او ٹیلی ویژن پر لے گیا۔ اور میری زندگی کا آغاز وہاں سے ہوا۔ اور میں سمجھتا ہوں سڑک۔ واقع شیطان کا گھر ہے۔ شیطان مجھے اٹھاکے لے گیا۔ اور آج میں مسجد میں بیٹھ کے اس کا اقرار کر ہوں کہ آج اللہ تعالیٰ نے مجھے صحیح راستے پر گامزن ہونے کی مہلت دی ہے۔

سوال : فلمی دنیا میں جانے کے اسباب کیا تھے؟

جواب : میں نے عرض کیا کہ میں سڑک پہ کھڑا تھا اور میں جی' ڈی' پی (General Duty 'Piolot') کے لئے انٹرویو دے رہا تھا۔ اسمیں میری پوزیشن فرسٹ تھی اور میری سلیکشن بھی ہوگئی تھی۔ شیطان نے مجھے ایسا ورغلایا کہ میں ہمیشہ کے لئے اس کا ہو چلا تھا لیکن اللہ مجھے مہلت دے دی۔ اور آج الحمدللہ آپ جیسے نیک لوگوں میں میں بیٹھا ہوں۔

سوال : دین کی طرف سے واپسی کا داعیہ کیا بنا؟

جواب : میں اعتکاف میں بیٹھا تھا اور چونکہ میں انٹرنیشنل لیول (Inter National Rel) پر باہر پاکستان کا ثقافتی شو کرتا تھا تو تمنا یہ لے کر بیٹھا کہ اللہ مجھے دنیا کا سب سے بڑا ایکٹر بنائے گا اور دعا یہ کی کہ یا اللہ اگر تجھے یہ پسند نہیں تو مجھے ایسا بنا دے جس طرح تو مجھے پسند کرلے۔ تو اللہ پاک نے ایسا بنا دیا جس حالت میں آپ مجھے دیکھ رہے ہیں یہ اللہ کی پسند ہے۔ اسمیں میرا کوئی کمال نہیں ہے۔ میری کوئی جستجو نہیں۔ لیکن اللہ کے گھر میں جب اخلاص کے ساتھ اللہ نے مجھ سے دعا منگوائی اور اللہ نے مجھے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کے لئے قبول کیا۔

سوال : خاندان اور دوستوں کا ردعمل کیا رہا؟

بڑا کرم ہے کہ میرے گھر میں کوئی مخالفت نہیں ہوئی۔ تھوڑی بہت تو ہوئی میں گھر کا سربراہ بھی ہوں۔ تو تھوڑی سی سختی' تھوڑی سی نرمی' تھوڑی سی الحمدللہ وہ سارے کے سارے جو مخالفت کرتے تھے۔ اسی راستے پر گامزن ش کر رہے ہیں۔ اسمیں میرے محلے والوں کا بڑا ہاتھ ہے کہ انہوں نے مجھے بصیرت کے ساتھ دین کی طرف مائل کیا۔ دین سکھایا اور آج الحمداللہ آپ بت کرتے ہیں۔

زندگیوں کا موازنہ (تقابلی جائزہ)؟

ہے کہ ان دونوں زندگیوں کا مقابلہ ہے ہی نہیں۔ جس زندگی میں اب ہوں ہے وہ گمراہی تھی۔ اس لئے اسکا کوئی مقابلہ نہیں۔ اصلی زندگی یہی ہے اسی تا ہوں کہ میری عمر اڑھائی سال ہے۔

زندگی کو سوچ کر کیا احساس ہوتا ہے؟

میں بہت نامراد تھا اور جہنم کے گھڑوں میں جانے ہی والا تھا کہ اللہ نے مجھے ہاتھ لیا۔

گزشتہ زندگی کے بارے میں ابھی تک کیا ردعمل رہا؟

طور پر تو کچھ تکلیفیں اٹھانا پڑیں لیکن وہ تکلیفیں جو میرے ذہن میں آتی ہیں نبی کریمؐ نے دین کو پھیلانے کے لئے کس قدر مشقتیں اٹھائیں' تین تین مہینے بچوں کو طلاقیں ہوئیں۔ گلے میں کپڑا ڈال کر گھسیٹا گیا تو ان کے مقابلے میں رات لگتی ہیں۔

کوئی عبرت آموز واقعہ؟

ے بڑی عبرت یہی ہے کہ جس راستے پہ میں چل رہا تھا۔ وہی عبرت ہے میری آپ سب کے لئے' ہم سب کے لئے' دنیا والوں کے لئے' دنیا داروں کے لئے ے بڑی عبرت ہے کہ میں اُدھر سے اِدھر آگیا۔

دور میں میڈیا کے زہریلے اثرات سے بچنے کے لئے آپ کی رائے میں کیا کوئی ے گا؟

نسخہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرما دیا ہے کہ اللہ کے حکموں اور

نبیؐ کے طریقوں پر چلنا ہمارے اندر اگر محمدؐ والے طریقے آگئے اور ہمارا دھیان اللہ کی طرف
رہا ذکر کرتے رہے۔ اللہ کی مسجدوں کو آباد کرتے رہے۔ یہی نسخہ ہے اور علماء حضرات فرماتے
ہیں۔ جہاں ٹیلی ویژن ہے وہاں نماز بھی نہیں ہوتی اور اس ٹیلی ویژن کو حکمت اور بصیرت
سے گھروں سے نکالنا پڑے گا۔ زبردستی اگر کی گئی تو اس کے لئے بغاوت بھی ہو سکتی ہے۔
الحمدللہ اس وقت کروڑوں تبلیغی لوگ ہیں۔ لیکن انہوں نے زبردستی گھروں سے ٹی وی نہیں
نکالا' اپنے اندر ایسے اعمال پیدا کئے جو نبی صلی اللہ والے اعمال تھے انکو دیکھ کر بچے راہِ
راست پر آنے پر مجبور ہوگئے۔ الحمدللہ یہ سب سے موثر طریقہ ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا طریق ہے کوئی اور طریقہ اگر استعمال کریں گے تو وہ گمراہی کا طریقہ ہے جو دنیا اور آخرت
میں ہمیں کامیاب کر سکتا ہے۔

سوال: کیا آپکے آنے سے اور فلم سٹارز اس راستے پر آگئے ہیں؟

جواب: الحمدللہ اسوقت فلموں' ٹیلی ویژن' سٹیج اور ریڈیو کے لوگ اسی' پچاسی فیصد تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ گو کہ انہوں نے ابھی مکمل طور پر نہیں چھوڑا ایک دو نے مکمل طور پر چھوڑ دیا ہے لیکن ابھی ہم سختی نہیں کرنا چاہتے ابھی صرف خوشخبریاں سناتے ہیں۔ ابھی وعیدوں کا وقت نہیں آیا۔ انشاء اللہ اگر اللہ ہمیں اسی طرح نوازتے رہے تو ایک وقت آئے گا کہ پورے ٹیلی ویژن اور فلم والے تبلیغ کے کام میں سب سے آگے ہونگے۔

سوال: جو فلم سٹارز یا فنکار اس کام میں لگے ہیں کیا انہوں نے اپنے شعبوں کو چھوڑ دیا ہے؟

جواب: نہیں جی! ان میں کئی ایک کے چار مہینے لگ رہے ہیں۔ کئی کے چلے لگ چکے ہیں۔ کئی عشرے لگا چکے ہیں۔ سہ روزے تو سب کے لگ گئے۔ شب جمعہ پہ اکثر لوگ آتے ہیں پانچ وقت کے نمازی ہوگئے۔ تعلیم ہوتی ہے گشت ہوتے ہیں ساری کی ساری ترتیب ان کی وہی ہے جو تبلیغ کی ترتیب ہے۔

سوال: آپ کے خیال میں الیکٹرانک میڈیا دین کے پھیلانے کا ذریعہ ہو سکتا ہے؟

جواب: کبھی بھی نہیں ہو سکتا جس چیز کو منع کر دیا گیا ہے اور تصویر کے متعلق جو کہا گیا ہے کہ قیامت والے دن ایک جانور کی گردن آئے گی جو تصویر والوں کو چن چن کر اٹھا کر جہنم میں پھینکے گی تو اس بارے میں سوچنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

سوال: آپ کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟

جواب: میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ ساری کی ساری انسانیت اللہ کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو ماننے میں لگ جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور اللہ پاک مجھے ہر انسان کی دروازے پر اپنے دین کے لئے لے جائے۔

سوال: پشاور کی یہ تشکیل کیسی رہی! کیا محسوس کیا؟

جواب: پشاور میں بزرگوں نے مجھے بلایا تھا ان کے تقاضے پر میں یہاں آیا۔ شمس الحق حضرت نے حکم دیا تھا کہ تم بیس دن کے لئے آؤ لیکن میں بائیس دن کے لئے آیا دو دن سفر میں بیس دن یہاں لگائے لیکن پشاور شہر میں بے دینی بہت زیادہ نظر آئی جبکہ مضافات میں زیادہ دین ہے وہاں شہر کی نسبت بے انتہاء دین ہے۔ لیکن شہر ابھی اس دین سے دور ہے لیکن ہماری جماعت میں ایسے حضرات تھے جن کے رونے سے' جن کے تڑپنے سے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ سے مانگنے سے آج پورا کا پورا شہر یہاں کے لوگ بھی کہتے ہیں اور باہر کے حضرات بھی کہتے ہیں کہ وہ ہل گیا ہے اور الحمدللہ ہزاروں کی تعداد میں نقد لوگ اللہ کے راستے میں نکل گئے اور یہ کتنوں کو نکالیں گے یہ اللہ ہی جانتے ہیں۔ میری یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ پورے پشاور کو پوری دنیا کی ہدایت کا ذریعہ بنا دے۔

(جامعہ کے مہتمم حضرت مفتی غلام الرحمٰن مدظلہ العالی نے مجھے عابد بٹ صاحب کو جامعہ میں آنے کی دعوت دی تھی جس کو انہوں نے قبول کیا تھا لیکن تنگی وقت اور مصروفیات کے باعث تشریف نہیں لاسکے اور اپنی معذرت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا)۔

میں اپنے مہتمم صاحب سے جنہوں نے مجھے حکم دیا تھا اپنے مدرسے میں آنے کا۔ بڑے مودبانہ طور پر معافی مانگتے ہوئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں بہت ہی زیادہ الجھا ہوا ہوں آپ اللہ کے لئے مجھے معاف کر دیجئے گا۔ میری بدنصیبی ہے کہ میں آپ کی زیارت نہیں کرسکا۔ اگر میری اور آپ کی زندگی میں ملاقات نہ ہوئی تو اللہ پاک ہمیں جنت میں ضرور ملائے گا۔ ہم بھی اسی راستے پر ہیں جس راستے پر آپ ہیں یہ علیحدہ بات ہے کہ آپ شہزادے ہیں ہم پیاسے ہیں' ہم پیدل چلنے والے ہیں آپ جو جنرل ہیں جو دین کے وارث ہیں ہم آپ کے سپاہی ہیں اور اللہ پاک ہمیں آپ کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے جنتوں میں آپ کے ساتھ داخل کردے۔ اللہ کے لئے میں آخر میں پھر یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھے معاف کر

دار الافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

قرآن کی تلاوت کی نذر واجب ہے یا نہیں؟

سوال:۔ بعض لوگ یوں نذر مانتے ہیں کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا یا مجھے صحت مل گئی تو ایک یا دو دفعہ قرآن کی تلاوت کرکے ختم کرونگا۔ ایسا ہی بسا اوقات رمضان المبارک میں قرآن کی نذر کی جاتی ہے۔
کیا شرعاً تلاوت قرآن کی نذر درست ہے؟ یا نہیں اور مقصد پورے ہونے پر ایفاء کماں واجب ہے۔

الجواب وباللہ توفیق

انسان کی فطرت اور جبلت کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالٰی نے اس کے ذمہ عبادات کا بوجھ ڈ... ہے۔ طاقت سے بالا کوئی بوجھ ڈالنا جیسا کہ مقصد قبیح ہے۔ ایسا ہی "لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا" بھی شرعاً اس پر ناقابل تحمل بوجھ ڈالنا ممتنع ہے۔ نذر ایسی ذمہ داری ہے جو انسان خود بغیر کسی جبرو اکراہ اپنے اوپر مقرر کرتا ہے ممکن ہے انفرادی طور پر ایک انسان میں اس کی طاقت ہو لیکن بقیہ افراد اس سے عاجز ہوں۔ اس لئے نذر کے ذریعہ انسان جو ذمہ داری اپنے اوپر ڈال دے تو اسکا احساس کرنا اور ذمہ داری نبھانا ضروری ہوتا ہے۔ چونکہ انسان کا ایک جذباتی عمل ہوتا ہے۔ جو کسی خاص مقاصد کے حصول پر سامنے آتا ہے ایسا نہ ہو کر جذبات میں اگر کوئی ناقابل تحمل بوجھ اٹھائے اس لئے شریعت میں شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی نذر کے انعقاء اجازت دیتی ہے۔

ا۔ نذر میں یہ ضروری ہے۔ کہ کوئی گناہ کا کام نہ ہو۔ اس لئے اگر کوئی کسی کے قتل کرنے یا کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے یا کسی غیراللہ کی عبادت کی نذر مان لے تو معصیت ہونے کی وجہ سے ایسی نذر پوری کرنا جائز نہیں۔

...ہے کہ جس عمل کی نذر ہو وہ عمل بذات خود عبادت مقصودہ ہو۔ ورنہ ...عمل کی قبلی کسی دوسرے عمل کی وجہ سے ہو۔ تو اس کا ایفاء ضروری نہیں ...عبادت سمجھ کا داخلہ یا قرآن کو ہاتھ لگانا ایسے اعمال میں جنکی نذر کرنے پر

...ہے کہ یہ عمل اس کے اوپر نذر کے بغیر واجب نہ ہو اس لئے کسی فرض ...نذر کوئی معنی نہیں رکھتا کیونکہ یہ نذر کے بغیر اس کے ذمہ واجب الاداء

...ہے کہ عبادت مقصودہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس عمل کے جنس سے کوئی ...پر واجب ہو۔

...ان چار شرائط پر اضافہ کرکے کہا ہے۔ کہ نذر میں یہ بھی ضروری ہے کہ یہ ...اختیار میں ہو۔ ورنہ کسی دوسرے شخص کی ملکیت کی نذر درست نہیں۔

...نظر رکھتے ہوئے قرآن کی تلاوت کی نذر کا حکم سامنے آتا ہے۔ کہ قرآن کی ...ایک عبادت ہے۔ اور عبادت مقصودہ بھی ہے۔ لیکن تلاوت کے وجوب یا ...تقریباً مشکل ہے۔ اس لئے عام فقہاء کرام کے بیان کے مطابق تلاوت کی نذر ...فتاوی تاتار خانیہ میں ہے۔

...لکن ان کل ماکان لہ اصل فی الفروض لزم الناذر بنذرہ
...یکن لہ اصل فی الفروض لایلزم الناذر بنذرہ"

(تاتار خانیہ ج 40/5)

...اگرچہ عبادت مقصودہ ہے۔ لیکن کسی خاص مقدار میں تسبیحات پڑھنے کی ...علاؤالدین الحصکفی فرماتے ہیں۔

...لتسبیحات دبر الصلوۃ لم یلزمہ"

...اس کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

...نذر قراۃ القران وفی الخانیہ ولو قال علی الطواف بالبیت
...بین الصفا والمروہ اوعلی ان اقراء القران ان فعلت کذا

لا یلزمہ شئی (ردالمحتار المعروف شامی ج 3/29)
لیکن ابن عابدین کا اپنا میلان اس طرف ہے۔ کہ قران کی تلاوت کی نذر واجب الایفاء ہے۔
آپ فرماتے ہیں۔

قلت ھو مشکل فان القراءۃ عبادۃ مقصودۃ ومن جنسھا واجب
(بحوالہ گزشتہ)

تلاوت اگرچہ نماز سے باہر واجب نہیں لیکن کم از کم نماز میں قرات کی فرضیت کی ادائیگی کے لئے تلاوت لازم ہے۔ اس لئے گزشتہ شرائط پر پورا اترتے ہوئے جو شخص تلاوت کی نذر کرے۔ تو واجب ہونے پر اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔

واللہ الموفق
مفتی غلام الرحمٰن عفی عنہ
1417/6/24

خوب صورتی اور پائیداری کی ضمانت
بہترین اور دیدہ زیب چپس
خریدنے کے لیے
گل چپس فیکٹری
یاد رکھیں
گل چپس فیکٹری ورسک روڈ پشاور
فون نمبر
273281

نشہ آور اشیاء کی حرمت پر قرآنی دلائل

مفتی حفیظ الرحمان

قرآنیہ میں نشہ آور اشیاء کے حرام ہونے کی دس دلیلیں بیان کی گئی ہیں

ایک یہ کہ اس کو جوا اور اس کی قسموں کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے اس
اس طرح یہ بھی حرام ہے
ان کو رجس کہا گیا ہی اور رجس حرام کو کہتے ہیں
اس کو شیطان کا عمل کہا گیا ہے (۴) اس سے بچنے کا حکم ہے
فلاح و کامیابی کو اس سے بچنے پر منحصر کیا گیا ہے
اس کے ذریعہ شیطان آپس میں عداوت پیدا کر دیتا ہے
شیطان اس کے ذریعہ بغض و حسد پیدا کر دیتا ہے
شراب نوشی ذکر اللہ سے دور کردیتی ہے
نماز سے غافل بنا دیتی ہے
آخر میں استفہام کی صورت میں اس کی مذمت کر دی ہے۔ **فھل انتم منتھون** (کیا تم باز نہیں آتے ؟)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار احادیث میں شراب پینے والوں کی مذمت فرمائی ہے ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔

لا یشرب الخمر حین یشرب وھو مومن مومن ہوتے ہوئے کوئی شراب نہیں پی سکتا۔ (مشکواۃ)

آپ کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو مارو اور سزا دو اور خود آپؐ نے اس کے چہرے پر خاک ڈال دی (ابوداؤد)

شراب کی حرمت متواتر ہے

شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کے متعلق آیات قرآنی اور احادیث **نبویہ علی**

Scanned with CamScanner

تحصیل کے طالب ہوئے ۔ شراب کی جتنی قسمیں ان کے ہاں موجود تھیں سب کو یکسر ضائع کر دیا یہ لوگ اہل زبان تھے انہی کی زبان میں قرآن مجید نازل ہوا ۔

جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیا تھا اور فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ ۔ خمر حرام کر دی گئی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے ہے انگور ، کھجور ، شہد ، گیہوں ، جو اور خمر ہر وہ شے ہے جو عقل میں سرایت کر جائے اور ڈھانپ لے ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اہل لسان تھے بلکہ وہ عرب کے فصیح ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے

ثالثاً :۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفائے راشدینؓ ہر اس شخص کو کوڑے مارتے تھے جس کو نشہ ہو جاتا تھا اور اس کو حد خمر یا عقوبت خمر سے تعبیر کرتے تھے ۔

راقم کے خیال میں ایک بات آتی ہے اور وہ یہ کہ جو شخص نشہ میں آتا اور نشہ ہونے کی تحقیق ہو جاتی کہ حالت نشہ میں ہے تو شاید اس بات کی ضرورت نہ ہوتی تھی کہ اس شخص نے شراب کی کونسی قسم پی لی ہے ۔

بنابریں خمر اور مسکر میں حکماً" کوئی فرق نہیں ہے اور یہ بات تقریباً" متواتر ہے کہ حضرات صحابہؓ کے سامنے ہر مسکر چیز کو خمر کے حکم میں سمجھا جاتا رہا ہے اور اسی کے مطابق عمل ہوتا رہا ہے ۔

شراب مختلف چیزوں سے بنائی جاتی ہے ۔

شراب مختلف چیزوں سے بنائی جاتی ہے مثلاً" انگور ، کھجور ، جو وغیرہ تو وہ خواہ کسی چیز سے بنائی گئی ہو سب حرام ہے ۔

خمر کے سلسلہ میں عبدالرحمان الجزیری کو مندرجہ ذیل عبارت سے پوری وضاحت ہو جاتی ہے ۔

والخمر ماخامر العقل ای خالطه فاسکره و غیبه فکل

العقل فهو خمر ، سواء كان ماخوذا من العنب على النار اومن التمر اومن العسل اوالحنطة اوالشعير ولوكان ماخوذا من اللبن اوالطعام او ای شیئی وصل الی الاسکار ۔ وقد بين النبی صلی اللہ علیه وسلم ان کل مسکر کثیرہ فقلیله حرام ۔ (رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ)

ی کو کہتے ہیں جو عقل کو ماؤف کر دے پھر اسکے استعمال سے وہ نشہ ہو جائے تو جو چیز آدمی کو آپے سے باہر کر دے تو وہ خمر (شراب) ہے انگور کو آگ پر جوش دیکر بنائی جائے یا کھجور سے تیار کی جائے یا شہد یا جو سے تیار کی جائے یہاں تک کہ اگر دودھ یا کھانا یا کوئی اور چیز جو ہو جائے تو اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت ی ہے کہ وہ حرام ہے ۔

ی کے الفاظ یہ ہیں ۔

کر کثیرہ فقلیله حرام

زیادہ حصہ نشہ لا دے اس کا تھوڑا حصہ بھی حرام ہے ۔

ت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ۔

کر منه الفرق فملا الکف منه حرام (رواہ احمد والترمذی و) (۲)

ی ے فرق (ایک خاص پیانہ) مقدار میں نشہ لائے تو ایک چلو برابر بھی ے حرام ہے ۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں ۔

ل هو مكيال المدينة يسع ثلثة اصع او يسع ستة عشر والمراد بالفرق و ملاء الكف الكثير و القليل وليس يد كما فی الحدیث السابق (لمعات)

فرق (پیانہ) یہ مدینہ کا پیانہ ہے جس میں تین اوڑھی یا سولہ رطل (آدھ سیر) ؟ سکیں اور یہاں فرق اور ملا الکف سے مراد کثیر اور قلیل ہیں اور تحدید مقصود نہیں جس طرح کہ پہلی حدیث اس وضاحت سے بیر کا حکم بھی معلوم ہو گیا جسے بعض مسلمان جائز سمجھتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ اور اما ابویوسف فرماتے ہیں کہ

جو شراب جو یا گیہوں سے بنائی جائے تو اس کا تھوڑا استعمال حرام نہیں ہے مگر امام محمد اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ تعالیٰ ان احادیث کی بناء پر جن میں (ما اسکر الفرق فملا الکف) آیا ہے اس کو بھی حرام کہتے ہیں اور فرقہ حنفی میں اسی پر فتویٰ ہے جو کی شراب جسے بیر کہتے ہیں مغربی تہذیب کے اثر سے جن کا مسلمان ملکوں میں بھی رواج ہو گیا ہے یہاں کے بعض مسلمان ملک کے علماء اسے جائز سمجھتے ہیں اور اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کی رائے نقل کرتے ہیں اس کے بارے میں علامہ عبدالرحمان الجزیری رقمطراز ہیں۔

یظن بعض شاربی البیرة ونحوها ان قلیلها حلال فی منهب الحنفیة ' والواقع ان قلیلها و کثیرها حرام فی منهب الحنفیة کسائر المناهب علی الصحیح المفتی به بل هو حرام عندالحنفیة باجماع آرائهم وذلک لان الخلاف وقع فی ثلاثته امور - اولا" المثلث وهو مایطبخ من العنب حتی ینهب ثلثاه و یبقی ثلثه ویسکر کثیره لا قلیله و یسمی "طلا" ثانیا" : نبیذ التمر وهو ما یطبخ طبخا یسیرا" ویسکر کثیره لا قلیله ' ثالثا" : ما یوخذ من الشعیر و الحنطة و نحوهما مما ذکر ' اذا اسکر کثیره لا قلیله -

فابو حنیفه و ابو یوسف یقولون ان الذی یحرم هو کثیر هذا لاقلیله ' و محمد یقول ان کثیر هذا و قلیله حرام کثیر ' وقول محمد هو الصحیح المفتی به فی المنهب ' فمز هب

...حنفیة هو منهب محمد حینئذ علی انهم اجمعوا علی ان ... الذی لا یسکر اذا کان یوخذ لله هو والتسلیة کما ... هو الاء الحاربون ' لا لتقویة البدن الضعیف فهو حرام ... لکثیر تماما ولو قطرة واحدة

...بیرة و جمیع انواع الخمور محرمة ' قلیلها و کثیرها ... الوجه المشروع عند جمیع ائمة وجمیع المسلمین -

...بیر (Bear) کے پینے ولاوں کا خیال ہے کہ اس کا تھوڑا سا حصہ پینے میں ... حنفی کی رو سے کوئی حرج نہیں ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس کا کم یا زیادہ حصہ حرام ہی جس طرح دوسرے ائمہ کے یہاں حرام ہے فقہ حنفی کا متفقہ ... فقہی مسلک یہی ہے۔

...لئے کہ اختلاف تین چیزوں میں ہے۔ (۱) مثلث :

...(cooke) پکایا ہوا وہ انگور جس کا دو تہائی حصہ جاتا رہے اور ایک تہائی حصہ ... رہے اس طرح کے مشروب کا زیادہ حصہ نشہ آور ہوتا ہے تھوڑا نہیں اس ... بھی کہتے ہیں (۲) کھجور سے بنائی ہوئی نبیذ جسے تھوڑا پکا لیا جائے اور اس ... زیادہ پینے سے سُکر کی کیفیت طاری ہو کم پینے سے نہیں (۳) وہ مشروب جو ... اور اس کے بالی سے کشید کیا گیا ہو اس کا زیادہ حصہ نشہ آور ہے کم نہیں۔

...ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ اس کا زیادہ حرام ہے کم نہیں اور امام ... کہتے ہیں کہ جس طرح دوسری نشہ آور چیزوں کا کم اور زیادہ سب حرام ہے ... طرح اس کا بھی یہی مسلک ائمہ ثلاثہ (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ... مالک رحمۃ اللہ علیہ) کا بھی ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہی حنفیہ کا مسلک ہے۔

...ائمہ کے ائمہ کے مابین اس اختلاف کے باوجود اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ... جس کا کم حصہ نشہ آور ہو اگر تسلی طبع اور تفریح قلب کی غرض سے ... کیا جائے جیسا کہ اس کے پینے والے کرتے ہیں اس کا مقصود بدن تقویت ... نہ ہو تو وہ سراسر حرام ہی خواہ ایک ہی قطرہ کیوں نہ ہو بیر اور شراب کی

تمام قسمیں خواہ کم ہوں یا زیادہ تمام ائمہ اور مسلمانوں کے نزدیک شرعاً" حرام ہیں -

اس اختلاف کی بنیاد میں اصلاً" یہ پہلو شیخین (امام ابو حنیفہ و امام ابویوسف) کے پیش نظر رہا کہ حد خمر کس مقدار پر جاری کی جائے ورنہ اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے - قریب یہی حکم افیون ، کوکین ، بھنگ ، گانجا ، ہیروئن وغیرہ کا ہے (۲)

نشہ آور اور مضر چیزوں سے شریعت نے منع فرمایا ہے

نبی اکرم ﷺ کو خداوند تعالی نے کامل دین عطاء فرما کر پوری انسانیت کے لئے ہادی بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

وما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا - (الحشر)۔ جو کچھ تمہیں رسول دے اس کو لے لو اور جس سے تم کو منع کرے اس سے باز آؤ۔ اور حضورؐ کی صفات میں سے یہ صفت بھی بیان کی گئی ہے : **يحل لهم الطيبات و يحرم عليهم الخبائث۔** (**اعراف ۱۵۷**) (رسول اللہ) پاک چیزیں لوگوں کے لئے حلال ٹھہراتے ہیں اور ناپاک اشیاء کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے منشیات میں سے بعض خبائث کے درجہ میں ہیں اور بعض مسکر اور مفتر جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ "نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر و مفتر" (ترمذی ج ۲) رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور مفتر سے منع فرمایا ہے۔

"قال العلماء المفتر مايورث الفتور و الخدر فى الاطراف و حسبك بهذا الحديث دليلا على تحريمه وانه يضر بالبدن و الروح و يفسد القلب و يضعف القوى و يغير اللون بالصفرة

ترجمہ:۔ علماء نے کہا ہے کہ مفتر وہ ہے جو اعضاء میں ڈھیلا پن پیدا کر دے۔ اور

سگریٹ نوشی کی حرمت پر یہ دلیل تیرے لئے بس ہے۔ سگریٹ نوشی بدن کے لئے مضر اور روح کے لئے بھی اور دل کو فاسد، قویٰ کو کمزور اور رنگ کو زرد بنا کر تغیر کا باعث ہے۔

وعن ابن عمرؓ قال قال رسول الله ﷺ كل مسكر خمر و كل خمر حرام۔ وفى روايته احمد ماأسكر كثيره فقليله حرام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز شراب کے حکم میں ہے اور ہر شراب حرام ہے۔ اور مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ ہر نشہ آور (چیز) حرام ہے۔

كل مسكر حرام وما اسكر الفرق منه فملأ الكف منه حرام

اور ایک ہدایت کے الفاظ درج ذیل ہیں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو مقدار فرق (ایک بڑا پیمانہ) اس سے نشہ پیدا کرے تو ایک چلو بھی اس سے حرام ہے اور روایت احمد میں یوں ہے۔

جس کے کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس سے کم مقدار بھی حرام ہے۔ (افیون ، کوکین بھنگ ، گانجھا اور ہیروئن کا حکم یہی ہے)

شریعت اسلامیہ نے بدبودار ، گندی اور نقصان دہ چیزوں سے منع فرمایا ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ تمباکو خوری سگریٹ نوشی میں گندگی ، بدبو اور بہت سارے نقصانات ہیں نبی کریم ﷺ نے پیاز اور لہسن کے کھانے سے منع فرمایا - ارشاد نبویؐ ہے کہ

من اكل ثوما" او بصلا" فليعتزلنا وليعتزل مسجد نا وليقعد فى بيته (متفق علیہ)

جس نے لہسن یا پیاز کھایا تو چاہیئے کہ ہم سے دور رہیں اور ہماری مسجد بھی دور رہے اور چاہیئے کہ اپنے میں بیٹھا رہے -

ظاہر ہے کہ یہ ممانعت بدبو کی وجہ سے ہے ورنہ پکا کر کھانے کی تو رخصت ہے (کمارواه الترمذی) اسی قسم کی روایت حضرت عمرؓ ، جابرؓ ، ابوایوبؓ ، ابوہریرہؓ ،

[illegible]

Scanned with CamScanner

حاصل کی جاتی ہے ۔ مثلاً کسی کے پاس سو روپے کا نوٹ ہے ۔ اس کو تن ڈھانپنے
کے لئے کپڑوں کی ضرورت ہے یہ آدمی بہت سارے نوٹ جمع کر لے تو اس کی یہ
ضرورت پوری نہ ہوگی ۔ اگر کسی نے ایسا کرنے کے کوشش کی بھی تو لوگ اس کو
بے وقوف سمجھیں گے ۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ اس سو روپے کے نوٹ کے عوض
بازار سے کپڑا خرید لے اس سے اپنی ضرورت پوری کر لے ۔ اسی طرح دنیا کے
اندر رائج ہر کرنسی انسان کی کسی ضرورت کو اپنی ذاتی حیثیت سے پورا نہیں کرسکتی
۔ بلکہ کرنسی کو بالذات قربانی دنیا پڑے گی ۔۔ خود ہلاک اور غائب ہو جائے گی تب
کہیں جا کر انسانی ضرورت پورا کرے گی ۔ اب کرایہ پر دی جانے والی اشیاء پر غور
کریں ۔ ان کے اندر ایک معلوم ذاتی منفعت ہوتی ہے ۔ شے اپنی اصل برقرار
رکھتے ہوئے آپ کو نفع دے گی ۔ مثلاً زمین کی ذات باقی رہتی ہے اور اس کا نفع
مثلاً فصل اگانا اس کی مستقل منفعت ہے مقررہ مدت کے بعد وہی زمین مالک کو لوٹا
دی جاتی ہے ۔ اسی طرح مکان ہے اس کی ذات برقرار رہتی ہے اور اس کی منفعت
مثلاً رہائش اس سے استفادہ کیا جاتا ہے ۔ تو زمین اور مکان کی یہ معلوم منفعتیں
خاص مدت کے لئے عوض لے کر بیچی جاتی ہیں ۔

ایک اور فرق یہ ہے ۔

کرایہ پر دی جانے والی شے کرایہ دار کے ہاتھ میں امانت ہوتی ہے ۔ امانت کو پھر
واپس کرنا پڑتا ہے ۔ لیکن کرنسی قرض دار کے ساتھ امانت نہیں رہتی بلکہ اپنی ذات
کے اعتبار سے ہلاک ہو جاتی ہے ۔

کرایہ میں یہ بھی شرط ہے کہ کرایہ کا عوض کرایہ پر دی جانے والی منفعت کی جنس
سے نہ ہو ۔ **و منها ان لاتكون الاجرة منفعة ہی من جنس المعقود عليه كاجارة السكنى بالسكنى ولخدمة بالخدمة**
"(ھندیہ ج ۴ر۴۱۱)"

کرایہ کی اجرت ایسی منفعت نہ ہو جو معقود علیہ کی جنس سے ہو مثلاً رہائش کی
اجرت رہائش اور خدمت کی اجرت خدمت سے ۔ بلکہ بیچا جانے والا نفع اور اس کا
عوض الگ الگ جنس سے ہونا ضروری ہے مثلاً کسی نے اپنا مکان کس کو ایک ماہ

لئے کرایہ پر دیا اور اس کی اجرت یہ طے کی کہ تمہارا نوکر ایک ماہ میری
خدمت کرے گا تو یہ جائز ہے ۔

اگر بنک کے قرضہ پر غور کیا جائے تو اس میں کرایہ کے یہ شرط بھی موجود
نہیں ۔ کیونکہ اگر بنک قرضہ کو کرایہ سمجھا جائے تو اس کا عوض اس کے جنس سے
ہوا ۔ کرنسی کرایہ پر دی اور کرنسی عوض میں لی ۔ اور یہ ناجائز ہے ۔ اس لئے فقہاء
نے کرنسی کو کرایہ پر دینے کے عدم جواز کی تصریح کر دی فتاوی عالمگیری میں ہے ۔
لا یجوز اجارة الدراهم والدنانير (۴ر ۴۵۳) درہم اور دنانیر اجارہ پر دینا جائز نہیں ۔
ان درہم دنانیر کی جگہ آج موجودہ کرنسی نے لے لے ۔ اور ثمن عرفی بن گئی ۔
جس طرح درہم اور دنانیر کا کرایہ پر دینا ناجائز ہے اس طرح نوٹ کسی کو نوٹ کے
عوض یا کسی اور شیئی کے عوض کرایہ پر دینا جائز نہیں ۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ آج
کل کرنسی کی قدر و قیمت بڑی تیزی سے گرتی ہے ۔ مثلاً آج پانچ ہزار کا ایک تولہ
سونا خریدا تو سال بعد ایک تولہ سونا کی قیمت چھ ہزار ہوگی ۔ اس طرح الگ ایک
آدمی کسی کو ر 500 روپیہ تو قرضہ دے اور سال بعد واپس لے تو اس کو ایک ہزار کا
خسارہ برداشت کرنا پڑے گا ۔ لہٰذا کرنسی کی پشت پر سونے کو معیار بنا کر قرضہ دیا
جائے جس وقت قرضہ واپس کیا جائے تو سونے کی قیمت معلوم کی جائے کرنسی کی
قوت خرید میں جو کمی آئی ہو اس کو پورا کرنے کے لئے حاصل کردہ قرض کیساتھ
اتنی مزید رقم ادا کی جائے جس سے اس کی تلافی ہو سکے ۔ بعض اہل علم بھی اس کو
جائز سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ اس کو جائز قرار دینے سے سود کا دروازہ کھلتا ہے ۔
بنک والے اس حیلہ کے ذریعے سود کا دروازہ کھولتے ہیں ۔ وہ کہتے کہ ایک
آدمی اگر کس کو بالفرض 20 روپے قرض دے رہا ہے تو یہ فرض کرلے کہ اس کو
گویا ایک سیر گوشت دے رہا ہے ۔ جب قرضہ واپس کرنے کا وقت آیا تو ایک سیر
گوشت کی قیمت 25 روپے تھی ۔ لہٰذا قرض دار 20 کی بجائے 25 روپے واپس
کرے گا ۔ جن حضرات کے نزدیک کرنسی کی گرتی ہوئی قیمت کی تلافی اس طرح
ہے وہ سونے کو معیار بناتے ہیں ۔ ایک آدمی جب کسی کو قرضہ دے تو گویا
اتنا رقم کے مقدار سونا دے رہا ہے ۔ حالانکہ اس وقت سب کے نزدیک کرنسی

Scanned with CamScanner

نوٹ ثمن عرفی ہیں۔ ان نوٹوں کی حیثیت رسید کی نہیں۔ اگر یہ نوٹ سونے کی رسید ہوتے تو ان کی قیمت سونے کی قیمت کے اتار چڑھاؤ کیساتھ گھٹتی بڑھتی رہتی ایک طرف تو یہ مجوزین نوٹ کو ثمن عرفی کہتے ہیں اور دوسری طرف اس کو سونے کی رسید بنا دیتے ہیں۔ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے یہ بھی ذہن میں رکھیں ایک نوٹ دوسرے نوٹ کا ہم مثل ہے۔ یعنی نوٹ مثلی ہیں۔ ان میں قرض کا معاملہ صحیح ہے۔ اس لئے کہ قرض کا قانون یہ ہے مثلی اشیاء مثل گندم اور جو وغیرہ میں جائز ہے۔ علامہ کاسانی فرماتے ہیں۔ ان یکون مما له مثل کالمکیلات و الموزونات والعدديات (بدائع صنائع ج ۷، ص ۳۹۵)

قرض کا یہ قانون ہے کہ اس کا مثل واپس کیا جاتا ہے۔ اگر مثل کی جنس ہی ختم ہو جائے تو قیمت ادا کی جائے گی۔

سکے اور کرنسی نوٹ کی اگر قیمت گھٹ جائے یا بڑھ جائے لیکن وہ رائج یا مستعمل ہوں تو قرض کی واپسی میں اتنی ہی مقدار میں سکے و کرنسی نوٹ دیئے جائیں گے جتنے قرض میں لئے تھے۔

(اسلامی تجارت کے بنیادی اصول ص ۲۳۵ بحوالہ درمختار)

اس کتاب کے صفحہ ۴۵ پر ہی۔ کرنسی نوٹ قرض دینے کی صورت میں قرض کی قیمت کے مساوی کرنسی نوٹ واپس کرنے واجب ہے اگرچہ واپس کے وقت کرنسی نوٹ کی قوت خرید میں کمی آگئی ہو۔

چونکہ قرض کا یہ قانون ہے کہ مثلی چیز (قرضہ) کو اس کی مثل کیساتھ واپس کیا جاتا ہے۔ مجوزین کے نزدیک نوٹ کی قیمت میں کمی عیب ہے۔ اور عیب کی تلافی ضروری ہے اس طرح قرضہ کے ساتھ اضافی رقم سود کے زمرہ میں نہیں آئی گی اس لئے کہ اس میں زیادتی کی شرط نہیں لگی۔ اور نہ یہ مدت کی عوض ہے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں اسلئے کہ جب ان کے قول کو جواز کی سند مل جائے تو پھر لوگ نوٹ کی قیمت کی کمی کو ایک خاص مدت کے ساتھ مشروط کرکے قرضے دیا کریں گے۔ مثال کے طور پر ایک آدمی نے دوسرے کو ایک سال کے لئے قرضہ دیا۔ اور یہ شرط لگائی کے سال کے بعد نوٹ کی قیمت میں جو کمی آجائے اس کو پورا کرنا ہوگا۔

…دار کی شرط اگرچہ نہیں لیکن زیادتی کی شرط لگ جائے گی تب تب یہ …عروف اور رائج ہو جائے گی۔ زیادتی کی شرط میں زیادتی کی مقدار بیان کرنا …نہیں بلکہ صرف یہ شرط لگانا کہ قرضہ زیادتی کے ساتھ واپس کرنا ہوگا تو یہ …ہے۔ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ کل قرض جر نفعا حرام ای اذا کان مشروطا (رد …ج ص ۷۱) علامہ کاسانی فرماتے ہیں ان لا یکون فیه منفعة فان …لا یجوز یعنی قرضہ میں منفعت کی شرط جائز نہیں۔ آگے فرماتے ہیں۔ لانه …عن قرض جر نفعا ولان الزیادة تشبه الربا لانها فضل …لا یقابله عوض والتحرز عن حقیقة الربا وعن شبهة الربا …هذا اذا کانت الزیادة مشروطة فی القرض فاما اذا کانت …غیر مشروطة فیه ولکن المستقرض اعطاه اجودهما فلا …بذلک لان الربا اسم لزیادة مشروطة فی العقد و لم توجد …وهذا من باب حسن القضاء وانه امر مندوب الیه۔ (بدائع ج … ص ۳۹۵)

…نے حضور نے ایسے قرضہ سے منع کیا ہے جس میں نفع کی شرط ہو کیونکہ یہ ربو …کے مشابہ ہے ایسی زیادتی ہے جس کے مقابلہ میں کوئی عوض نہیں۔

…ل حقیقی ربوا ہو یا ربوا کا شبہ دونوں سے بچنا واجب ہے یہ اس وقت ہے جب …قرض میں زیادتی کی شرط لگائی ہو۔ اگر زیادتی کی شرط نہ لگائی ہو اور قرض دار اپنی …طرف سے سخاوت کا مظاہرہ کرے تو جائز ہے۔ کیونکہ ربوا کی شرط یہاں مفقود ہے …اپنی طرف سے قرض دار قرض خواہ کو اضافی رقم دے تو یہ حسن ادا ہے جس کی …شریعت میں ترغیب دی گئی ہے!

…لہذا قرض میں اگر یہ شرط لگائی کہ نوٹ کی قیمت کی کمی پوری کرنا ہوگی۔ جس کی …وجہ سے قرض دار زیادہ رقم ادا کرے تو یہی سود ہے۔ جب اس کا رواج عام ہو …جائے تو معروف شرط بن جائے گی۔ اس کے عدم جواز کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ …قرض ابتداء احسان ہے۔ کسی کو قرض دینا اس پر احسان کرتے ہے۔ علامہ کاسانی …فرماتے ہیں ان القرض تبرع الا یری انه لا یقابله عوض للحال

Scanned with CamScanner

(بدائع صنائع ج ۳ ص ۳۹۹) قرضہ احسان ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ فی الحال اس قرض کا کوئی معاوضہ نہیں۔ اس احسان کا تقاضہ یہ نہیں کہ قرض دار سے بعد میں یہ سلوک کیا جائے کہ زیادہ وصول کرے۔ ایسا کرنا احسان کے منافی ہے

رہی یہ بات کہ نوٹ کے اندر قیمت کی کمی عیب ہے اور عیب کی تلافی مثلیات میں ضروری ہے۔ تو یہ بات محل نظر ہے۔ کیونکہ کرنسی کی قیمت کے اندر کمی ایک فطری عمل ہے جو پوری دنیا کے اندر رائج ہے۔ یہ دو آدمیوں کا معاملہ نہیں بلکہ ساری دنیا اس میں مبتلا ہے۔ اگر اس کو عیب کہا جائے تو ساری دنیا مشکل میں پھنس جاتی ہے۔

نوٹ کے مقابلہ میں دیگر مثلی اشیاء کے اندر عیب کا پیدا ہونا نوٹ سے مختلف ہے۔ ان اشیاء میں عیب کبھی آسمانی آفت کے ذریعے ہوتا ہے کبھی انسان آفت کے ذریعہ بھی عیب ہوگا کبھی نہ ہوگا۔ لیکن کرنسی کی قیمت تو وقت کے گزرنے کے ساتھ مسلسل گھٹتی چلی جارہی ہے۔۔ اس میں کسی کے کسب کو دخل نہیں۔ بلکہ ساری دنیا اس کے سامنے مجبور ہے۔ دنیا میں جہاں بھی دو آدمی نوٹوں کا تبادلہ قرض کی صورت میں کریں تو تو ادائیگی کے وقت کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوگا۔ لیکن دیگر مثلیات میں ایسا نہیں ہوتا۔ لہذا مجوزین کو اپنے نقطہ نظر کا بغور جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ حق بات واضح ہو جائے' اور شبہات کافور ہو جائیں۔

Scanned with CamScanner

ہمدردانہ اپیل

جامعہ عثمانیہ کی آپ کی خدمت میں

بحمد اللہ تعالی جامعہ عثمانیہ پشاور کی ظاہری اور باطنی ترقی میں آپ جیسے بے لوث خدام دین کی توجہات کا فعال کردار رہا ہے اس مختصر مدت میں خلاف توقع ترقی محض اللہ کے فضل و کرم اور آپ جیسے حضرات کی توجہات کی مرہون منت ہے وسائل فقدان کے باوجود گذشتہ سال سے جامعہ میں درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء کا اجراء اور جامعہ کے ساتھ متصل مکان کی چار لاکھ روپے میں خریداری حوصلہ افزا اقدام ہے آپکو معلوم ہوگا کہ جامعہ کی تعلیمی و تعمیری کارکردگی اکتالیس رکنی مجلس شوریٰ کے موقر اراکان حضرات کے مشوروں اور فیصلوں کی تابع ہے جس کے لئے ہر سال جمادی الثانیہ کے آخری عشرہ میں اجلاس ہوتا ہے امسال 2 نومبر 1996ء کے منعقدہ اجلاس میں آئندہ تعلیمی سال نمبر5 کے لئے درجہ خامسہ کے اضافہ اور دوسرے درجات میں جزوی اضافہ کو مد نظر رکھتے ہوئے 12'12'487 (بارہ لاکھ بارہ ہزار چار سو ستاسی روپے) تخمینی بجٹ کی منظوری دی گئی ہے جبکہ سال رواں میں جامعہ کے لئے متصل مکان کی خریداری کی وجہ سے جامعہ تین لاکھ سے زائد کا مقروض ہے۔ اللہ تعالی کی قدرت کاملہ پر ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ مجلس شوریٰ کے مخلص اراکین، علماء دیندار اور خدا ترس حضرات کے دستخط سے ثبت شدہ درخواست انشاء اللہ شرف قبولیت حاصل کرے گی لیکن عالم اسباب میں آپ جیسے درد دین رکھنے والے مسلمانوں سے رابطہ رکھنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ آپکی حلال آمدنی میں یقیناً" جامعہ کا کچھ حصہ ہو گا۔

خدا کرے کہ آپکی زکوٰۃ عطیات سے جامعہ کے متوقع اخراجات اور قرض کا ناقابل تحمل بوجھ جزوی یا کلی طور پر پورا ہو اللہ تعالی ہمیں اور آپ سب کو اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے (آمین)

آپ کا خیر اندیش
مفتی غلام الرحمن
مہتمم جامعہ عثمانیہ نوتھیہ روڈ پشاور
فون:273561

اکاؤنٹ نمبر
1204-96
حبیب بنک برانچ پشاور صدر

تبصرہ کتاب

مولانا مفتی نجم الر[illegible]

مولف۔ قاری محمد سلیمان حقانی
صفحات ۱۳۶

نام کتاب
انوار معرفت
قیمت ۲۰ روپے

ناشر=۔ مکتبہ عثمانیہ متصل ایچ ایم سی ٹیکسلا

ہمارے اکابر نے اپنے معتقدین کی تربیت میں جس عرق ریزی سے کام لیا ہے نہ صرف یہ کہ ان کے ساتھ اعتقاد رکھنے والے بلکہ ضد و عناد کی وجہ سے ان کے اعلی مقام سے چشم پوشی کے شکار بھی مدح خواہ ہیں۔ ان حضرات نے جس طرح اپنی صحبتوں سے اپنے معتقدین کے سینوں کو انوار معرفت سے منور کرانے اور ان کو معرفت کے اعلی مقام تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اسی طرح ان کی مجالس میں ہمہ تن حاضر رہنے سے قاصر معتقدین کے بارے میں بھی فکر کیا خطوط کے ذریعے ان کی حالت زار سے واقف ہوتے ہی یہ حضرات ان کی طرف اپنی کامل توجہ مبذول کرا کر خطوط کے ذریعے ان کی حالت زار سے واقف ہوتے ہیں یہ حضرات ان کی طرف اپنی کامل توجہ مبذوال کرا کر خطوط کے ذریعے ان کی تشنگی دور فرمائے۔ ان خطوط کے پڑھنے سے معرفت کے انوارات ان کے سینوں میں موج زن ہو جائیں۔ اور تمدی سے تربیت کے منازل طے کرانے میں ان کے لئے کافی کار آمد ثابت ہوتے۔ معتقدین ان خطوط کو اہتمام کے ساتھ جمع کراتے۔ چنانچہ اکابرین کے خطوط جمع کرا کر باقاعدہ کتابوں کی شکل میں چھپوائے گئے ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ امت مسلمہ کو نفع رسانی کی خاطر اپنی آپ بیتی کے ایک حصہ میں بعض خطوط کو بطور نمونہ منظر عام پر لائے ہیں۔ سادگی اور اخلاص سے بھرپور ان خطوط کا ہر ہر حرف پڑھنے والے کے دل میں جاگزین ہو جاتا ہے جو اطمینان قلب اور رقت آمیزی کے سبب بن جاتا ہے۔
قار سلیمان حقانی صاحب کی تالیف ''انوار معرفت'' بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں قاری سلیمان حقانی صاحب نے بقیۃ السلف واقف رموز معرفت حضرت مولانا قاضی

المینی مدظلہ العالی کے خطوط جمع کئے ہیں۔ حضرت العلامہ بے پناہ خوبیوں کی ...ت ہیں۔ علوم ظاہریہ اور باطنیہ میں ان کی مہارت مسلم ہے۔ خاص کر قرآن ...ی تفسیر میں خداداد صلاحیت کے مالک ہیں تفسیر کے سلسلے میں قابل قدر خدمات ...ے ہیں۔ مختلف مقامات پر ان کے دروس قائم ہوتے ہیں۔ جس میں مختلف ...ے لوگ نہایت شوق سے شرکت کرتے ہیں۔ جید علمائے کرام قرآن کے اہم ...ے سمجھنے کے لئے ان کی مجالس میں حاضر ہوتے ہیں۔ تدریس کے ساتھ انہوں ...م کے ذریعے بھی قرآن کی خوب خدمت کی ہے۔
...بارے میں انہوں نے کافی کتابیں لکھی ہیں۔ خاص کر معارف القرآن۔ آسان ...ضرورت قرآن اور تذکرۃ المفسرین جیسی تصانیف امت مسلمہ کے لئے بیش بہا سرمایہ ہے۔ علوم باطنیہ سے سیراب ہونے کی خاطر سلوک و معرفت کے عشاق کافی ...د میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ العالی ...سلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مریدین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان ...ے انتقال کے بعد شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ بیعت کی۔ ...ج کل ان کا شمار حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں ہوتا ہے۔
...رت العلام اپنے اکابر کے نقش و قدم پر چلتے ہوئے مریدین حق کی خوب رہنمائی ...تے ہیں۔ مسلسل صحبت میں حاضر رہنے سے قاصر مریدین کی خطوط کے ذریعے ...یت فرماتے ہیں۔ ان کا وعظ و نصیحت سے بھرپور ہر ہر خط ایک نایاب موتی کی ...یت رکھتا ہے۔ ان کا سادگی اور اخلاص بھرا ہوا اور تکلف و بناوٹ سے عاری ہر ...ب خط بظاہر تو مختصر نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت اس کا ہر ہر حرف معرفت کے ...داد انوارات پر مشتمل ہے۔
...ب قاری سلیمان حقانی صاحب نے بڑی محنت سے ان موتیں کو چن چن کر ایک لڑی ...میں پرویا اور انوار معرفت کی شکل میں ہر ایک کے سینے کی زینت بنایا۔ انہوں نے اس ...ب میں عمدہ ترتیب کے ساتھ ان خطوط کو جمع کا ہے اور ہر ایک خط کے لئے باقاعدہ ...نوان مقرر کیا ہے جس کی وجہ سے پڑھنے والے کو خط کا مقصد فوری طور پر ذہن نشین ...ہوتا ہے جس طرح معنوی طور پر یہ کتاب ہر دلعزیز ہے۔ اسی طرح ظاہری طور پر بھی

Scanned with CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم
ثم جعلناك على شريعة من الامر فاتبعها